ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۲۱ر اگست ۱۹۹۸ء شمارہ ۳۴

۲۷ر ربیع الثانی ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۲۱ر وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی

تمام دنیا کو لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کے نعروں سے بھر دو

آج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور یہ کنارے پھیلتے چلے جا رہے ہیں یہ بھی ۱۸۹۸ء کے اس الہام کی برکت ہے جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں

جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانوں اور میزبانوں کے لئے اہم نصائح

(سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی خطاب برموقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۳۱ر اگست ۱۹۹۸ء کا خلاصہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی حسب ذیل آیت تلاوت کی: وَلتَكُن مِنكُم اُمَّةٌ يَدعُونَ اِلَى الخَيرِ وَيَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَيَنهَونَ عَنِ المُنكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ المُفلِحُونَ۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۰۵)

اس آیت کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آج اللہ کے فضل سے جلسہ سالانہ UK جسے جلسہ یو کے کہا جاتا ہے مگر عملاً یہ اس وقت ساری دنیا کی نمائندگی میں جلسہ ہو رہا ہے اس کا تو آغاز ہو چکا ہے۔ دراصل آغاز تو نماز جمعہ کے خطبہ سے ہو گیا تھا مگر جیسا کہ روایت چلی آ رہی ہے کہ ایک افتتاحی تقریر اس کے بعد بھی ہوا کرتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو میں یہ عظیم الشان خوشخبری پیش کرتا ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کی حاضری اس وقت تک ۱۴۴۰۶ ہو چکی ہے جبکہ گزشتہ سال یہ حاضری ۷۵۰۰ تھی۔ تو عملاً پہلے دن کی افتتاحی تقریر کے وقت سب سے زیادہ حاضری سے دگنی حاضری ہو چکی ہے اور ابھی آنے والوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں سے یہ حاضری بڑھے، ان پاک بندوں سے جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

ہر گز بعید نہیں کہ اگلی دفعہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم ایک کروڑ ہونگے تو اگلے سال کے دو کروڑ کو نہ بھولیں۔ اس طرح اگر ہم آگے بڑھیں تو چند سالوں میں تمام دنیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ہوگی

تبلیغ کا کام کسی قیمت پر نہیں رکنا چاہئے

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایک نگران ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ باریک باتوں پر نظر رکھے اور باریک باتوں پر نظر رکھنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بڑے بڑے نقصانات سے بچا لیتا ہے

ہر ملک میں انتظامی امور اور دیگر اہم معاملات سے متعلق ایک سرخ کتاب تیار کرنے کے بارے میں تفصیلی ہدایات

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۷ر اگست ۱۹۹۸ء)

لندن (۷ر اگست): سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیات قرآنی ﴿اَتَامُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَتَنسَونَ اَنفُسَكُم وَاَنتُم تَتلُونَ الكِتٰبَ اَفَلاَ تَعقِلُونَ. وَاستَعِينُوا بِالصَّبرِ وَالصَّلٰوةِ......... الخ﴾ کی تلاوت کی۔ اور بعد ازاں بعض انتظامی امور سے متعلق اصولی ہدایات ارشاد فرمائیں۔

حضور نے فرمایا کہ جلسہ کی ایک بڑی کامیابی تو سب نے دیکھی۔ اپنے دل سے محسوس کیا کہ اللہ کے بے انتہا فضل وارد ہوئے ہیں۔ ایک بڑی کامیابی یہ ہے کہ بہت سی ایسی بھولی ہوئی باتیں جن کا نظام سلسلہ میں ہمیشہ سے بہت خیال رہا ہے وہ اس جلسہ پر یاد آئیں۔ حضور نے فرمایا کہ جلسہ کے تعلق میں ایک روایت قادیان سے چلی آ رہی تھی کہ ایک سرخ کتاب

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ ۲۵ر جولائی ۱۹۹۸ء:

آج حضور انور کی بچوں کے ساتھ ملاقات کا پروگرام نشر کیا گیا۔ آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد ہجری شمسی کیلنڈر پر ایک بچے نے تقریر کی۔ اس کے بعد نیویارک سے تشریف لائی ہوئی احمدی مسلم خاتون فاطمہ حنیف صاحبہ نے اردو نظم سنائی جو آواز کے مدوجزر کے لحاظ سے بے مثال تھی اور عام طور پر سننے میں نہیں آئی۔ ترجمہ بھی خوبصورت لحن میں سنایا گیا۔ اگرچہ تھا تو نثر میں لیکن نظم کی طرح سنایا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے ایسے احمدی لڑکے بھی موجود ہیں ان سے کہا جائے کہ اسی ترجمے کو نظم کی شکل دیں تو اور بھی اچھی ہو جائے گی۔ بعدہ ایک بچی نے پروگرام کے مطابق فاطمہ حنیف صاحبہ کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ان کی آمد پر ایک خاص پروگرام تیار کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی۔

اتوار، ۲۶ر جولائی ۱۹۹۸ء:

آج انگریزی بولنے والے احباب و خواتین نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور اپنے اپنے سوال حضور انور کی خدمت میں پیش کئے اور حضور نے جوابات سے نوازا۔ قارئین کے افادہ کے لئے مختصراً کارروائی درج ہے۔

☆...... مجھے عیسائیت کی تعلیم دی گئی اور فرشتوں کے بارے میں یہ تصور دیا گیا کہ ان کے پر ہوتے ہیں اور ان میں روشنی ہوتی ہے۔ اسلامی تعلیم اور ارکان اسلام پر ایک کتاب میں بہت کچھ لکھا گیا ہے آپ کا کیا عقیدہ ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ فرشتوں کے مادی پر نہیں ہوتے اور وہ ہوا کو Push کر کے نہیں اڑتے۔ علاوہ اس کے ان کی رفتار تو روشنی کی رفتار سے بھی تیز ہوتی ہے۔ قرآن مجید کے مطابق مختلف فرشتوں کے پروں کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ فرشتے مادی وجود نہیں اور وہ ہمارے Dimention کے تصور سے آزاد ہیں اور وہ ایسی قوتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کے احکامات بجا لاتی ہیں۔ اور بعض خاص اوصاف خاص فرشتوں کو عطا کئے گئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے قوانین میں کوئی تضاد نہیں۔ اگر وہ خود آزادانہ کام کرتے تو کہیں نہ کہیں تضاد ہو جاتا۔ قرآن چیلنج کرتا ہے کہ تم کائنات میں نظر دوڑا کے دیکھو اور کوئی تضاد یا رخنہ ڈھونڈو۔ تمہاری نظر تھک ہار کر واپس لوٹ آئے گی لیکن کوئی رخنہ نہ پا سکو گے۔ ہم ان قوانین کو دیکھتے ہیں لیکن ان کو چلانے والوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور یہی روح القدس کی تعریف ہے۔ خدا تعالیٰ کے ماتحت فرشتوں کی فوجیں ہیں اور ان میں ہی وحی کے لانے والے، خوابوں میں دکھائے جانے والے فرشتے ہیں۔ الہام لانے والا فرشتہ کبھی کبوتر کی شکل اور کبھی کسی اور شاندار شکل میں متمثل ہو کر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ تمام تصورات استعارات اور تماثیل ہیں۔

☆...... میں بچوں کو مذہب سکھانے میں دلچسپی رکھتی ہوں۔ آپ کی رائے میں کس طرح مذہب سکھانا چاہئے۔ حضور نے فرمایا، میرے خیال میں سکول میں بچوں کو کوئی خاص مذہب نہ سکھایا جائے بلکہ مذاہب کے مرکزی اخلاق، خدا کا تصور اور اخلاقی تعلیمات سکھائی جائیں یعنی تثلیث اور ہندوازم وغیرہ نہیں بلکہ خدا کی مکمل توحید سکھائی جائے کیونکہ تمام اخلاق خدا کی توحید پر منحصر ہیں۔ اگر آپ یہ طریق اختیار کریں تو والدین کو کوئی بھی اعتراض نہ ہوگا۔ آپ یہ حقیقت بچپن سے ہی بچوں کے دل میں نقش کر دیں کہ ایک خدا نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور دوسری بات انہیں دعا کرنا اور خدا سے تعلق پیدا کرنا سکھائیں تو ان کی تمام زندگی سنور جائے گی اور یہی خدا سے تعلق اور اس پر انحصار ہی انسانی زندگی کا مقصد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میں نے اپنے بچوں کو یہی سکھایا ہے کہ کسی بھی مصیبت کے وقت والدین کے بجائے خدا کی طرف متوجہ ہوں۔ اس تصور کے ہوتے ہوئے ان کے لئے کوئی اور راستہ اختیار کرنا ناممکن ہوگا۔

☆...... کیا شیطان (Devil) کا کوئی وجود ہے؟ حضور نے فرمایا کہ انسان سب سے بڑا Devil ہو سکتا ہے اور ان میں وہ سیاست دان سب

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خلاصہ افتتاحی خطاب از صفحہ اول

اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں سے یہ حاضری بڑھے، ان پاک بندوں سے جن پر اللہ کے پیار کی نظریں پڑیں۔

اس کے بعد حضور نے افتتاحی خطاب کا آغاز کرتے ہوئے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات قرآنی کے ضمن میں بعض احادیث نبویہ پیش فرمائیں۔ سب سے پہلے حضور نے حسب ذیل حدیث نبوی پیش کی:

عن ابی ذر قال قال رسول اللہ ﷺ تبسمك في وجه اخيك لك صدقة و امرك بالمعروف و نهيك عن المنكر صدقة و ارشادك الرجل في ارض الضلال لك صدقة و بصرك للرجل الردی البصر لك صدقة و اما طتك الحجر والشوك و العظم عن الطريق لك صدقة و افراغك من دلوك في دلو اخيك لك صدقة. (ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی صنائع المعروف)

حضرت ابوذر (غفاریؓ) بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ایک صدقہ ہے، بھٹکے ہوئے کو رستہ دکھانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ پتھر، کانٹا یا ہڈی رستے سے ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ ہے اور اپنے حق میں سے اپنے بھائی کو کچھ دے دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس حدیث نبوی کے سننے کے بعد اس افتتاحی تقریب کا سارا مضمون آپ کی سمجھ میں آنا چاہئے۔ آپ اس وقت ایک ایسے جلسے میں تشریف لائے ہیں جو اللہ کی خاطر ہے اور اللہ ہی کی خاطر آپ کو اپنا اسلوب بنانا ہوگا۔ اس پہلو سے یاد رکھیں کہ رستہ چلتے مسکراہٹیں بکھیریں۔ ایسی مسکراہٹیں جو اور چہروں پر مسکراہٹیں پیدا کرنے والی ہوں۔ پھر رستہ چلتے اپنے ایسے بھائیوں کی رہنمائی کریں جو کسی اور جگہ کی تلاش میں ہوں اور اگر خدا توفیق دے اور ضرورتمند اس کا محتاج ہو تو اس کو ساتھ لے کر چلیں اور جس منزل کی تلاش میں ہے اسے وہاں تک پہنچائیں۔ اسی طرح اپنے بھائیوں کے لئے نرم نظر رکھیں۔ ان کی طرف پیار اور محبت سے نظر ڈالیں۔ اور رستہ چلتے تکلیف دہ چیزوں کو دور کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں میں نے پہلے بھی خطبہ میں ہدایت دی تھی یہ اپنا دستور بنالیں کہ ہر وہ چیز جو تکلیف پہنچاتی ہے اسے دور کرنے کی کوشش کریں۔ بعض لوگ کیلے کا چھلکا پھینک دیتے ہیں یا ہڈی یا کوئی اور نوکدار چیز ان کو اٹھالیں۔ حضور نے اس بارہ میں فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو ہلکا پھلکا پلاسٹک کا تھیلا انتظامیہ مہمانوں کو مہیا کرے اور بائیں ہاتھ سے ردی چیز کو اٹھا کر اس میں ڈالیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب آپ دوسروں کی پھینکی ہوئی چیزیں اٹھاتے ہیں تو اپنی طرف سے کوئی بھی ایسی چیز نہ پھینکیں جو دوسروں کے لئے تکلیف کا موجب ہو۔ اسی طرح گلیوں میں شور ڈالنا اور بازاروں میں اس طرح پھرنا کہ لوگوں کے لئے تکلیف کا موجب ہو، ان کی نظر کو تکلیف دے یا ان کے کانوں کو آپ کا شور تکلیف دے ان سب چیزوں سے آپ کلیۃً پرہیز رکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ کچھ آنکھیں تو آپ کو اس لئے دیکھنے کے لئے آئی ہیں کہ دیکھیں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں کیا تصویر ابھرتی ہے۔ اتنے بڑے اجتماع میں کیا ان کا نظم و ضبط قائم رہتا ہے یا نہیں۔ اور سب دنیا کو جو تعلیم دیتے ہیں کہ ہم تمہاری بھلائی کے لئے ہیں کیا خود اس بھلائی کے لئے ہونے کا حق ثابت کرتے ہیں یا نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ کچھ آنکھیں تو اس غرض سے دیکھنے کے لئے آئی ہیں اور کچھ آنکھیں ایسی ہیں جنہیں ویسے ہی آپ دکھائی دیں تو اس کا کوئی نہ کوئی اثر ان کی طبیعتوں پر جلسہ کے متعلق پڑے گا۔

پھر حضور نے فرمایا کہ نمازوں کا التزام کریں کیونکہ یہ دین کی جان ہے۔ نماز وہ مرکزی نقطہ ہے جس کے اوپر تمام اسلام کی عمارت بنائی گئی ہے۔ پس نمازوں کا التزام کریں اور اچھی بات کہنے میں نمازوں کی طرف توجہ دلانے کو بھی شامل کرلیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس دفعہ نمازوں کے دوران کوئی ارد گرد بیکار پھرتی ہوئی ٹولیاں دکھائی نہ دیں۔ جو لوگ مختلف فرائض انجام دے رہے ہیں ان کو پہلے بھی ہدایت دے چکا ہوں کہ وقت کے اندر جہاں تک توفیق ہے باجماعت نماز پڑھنے کی عادت ڈالیں۔

پھر فرمایا کہ ذکر الٰہی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ذکر الٰہی ہر ذکر سے بڑھ کر ہے جو نماز میں ہی نہیں بلکہ نماز سے باہر بھی جاری رہتا ہے۔ ذکر الٰہی سے پاک کلام جاری ہوتا ہے اور انسان لغو سے بچ جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہنے چاہئیں۔ ہاں مجبوری کے پیش نظر بیماروں کی ضروریات کے لئے یا دیر سے آنے والے مہمانوں کی فوری ضروریات کی خاطر کچھ دکانیں اگر کھلی رکھی جائیں جن پر نگران مقرر ہوں تاکہ وہ دیکھیں کہ مقامی لوگ جن کے لئے کوئی جائز ضرورت نہیں ہے وہ اس موقعہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

آپس میں سلام کو رواج دیں۔ کسی کو جانیں یا نہ جانیں اسے سلام کہیں اور آپ کی طرف سے سلام کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم میری طرف سے امن میں ہو۔ تمہیں میری طرف سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ایک دعا بھی ہے اور یقین دہانی بھی کہ ہمیں خدا نے وہ جماعت پیدا کیا ہے جو لوگوں کی بھلائی کی خاطر بنائے گئے ہیں اور ہم سے کسی کو کوئی شر نہیں پہنچ سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ سر ڈھانپنا صرف عورتوں کے لئے ہی نہیں مردوں کے لئے بھی اس لحاظ سے ضروری ہے کہ سر ڈھانپنے کے ساتھ ایک ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے اور آپ بازار میں سر پر ٹوپی رکھے ہوئے آوارگی کرتے ہوئے کم دیکھیں گے۔ ٹوپی یا پگڑی یا اور کوئی سر کا لباس ہو یہ از خود احساس بیدار کرتا ہے کہ ہم سے ذمہ داری کی توقع کی جاتی ہے۔

حضور نے عورتوں کو خصوصیت سے پردہ کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ اللہ کے فضل سے انگلستان میں پلنے والی بچیاں اس پہلو سے بہت سی باہر سے آنے والی بچیوں کے لئے نمونہ ہیں لیکن بہت سے پاکستان یا دوسرے ممالک سے آنے والے ہیں جو اس معاملہ میں بے احتیاطی کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ خواتین کی طرف سے ایسے نمائندہ مقرر ہونے چاہئیں جو احتیاط اور نرمی، محبت اور پیار کے ساتھ ایسی بچیوں کو سمجھائیں اور بتائیں کہ ایک ایسے جلسے میں آپ شامل ہیں جس سے بہت اونچی توقعات رکھی جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ وہ بچیاں جو بعض بیماریوں کی وجہ سے مجبور ہیں کہ وہ پوری طرح سر کو ڈھانپ نہیں سکتیں ان کو چاہئے کہ ہر گز سنگھار پٹار کر کے باہر نہ نکلیں۔ سادگی اختیار کریں اور ان کی سادگی ہی ان کا پردہ ہوگی۔

حضور نے حفاظت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی سے توقع ہے کہ وہ آنکھیں کھول کر چلے، آنکھیں کھول کر بیٹھے۔ آنکھیں کھولنے سے مراد یہ ہے کہ نگران رہے اور جہاں بھی اس کو کسی قسم کا ایسا آدمی دکھائی دے جس سے وہ سمجھے کہ خطرہ کا احتمال ہے تو اس سے متعلق اگر کچھ دیر اس کے ساتھ جاسکے تو بہتر ورنہ رستہ میں جو منتظمین دکھائی دیں ان کو بتادے کہ فلاں شخص ہمارے خیال میں ایسا ہے کہ اس سے خطرہ ہو سکتا ہے لیکن اس کو خود کچھ کہنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ نیز جب بھی جلسے میں بیٹھیں تو اپنے دائیں بائیں کا خیال رکھیں۔ قطع نظر اس کے کہ آپ کے نزدیک وہ شخص قابل اعتماد ہے یا نہیں ہے۔ اسے جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔ یہ اصول بنالیں کہ دائیں بائیں ہلکی مخفی نظر ڈالتے رہیں۔ اکثر خطرے ان لوگوں سے پیش آیا کرتے ہیں جن پر اطمینان ہوا کرتا ہے اس لئے بدظنی کا سوال نہیں ہوشیاری کا سوال ہے۔ کسی پر بدظنی نہ کریں لیکن ہر ایک سے ہوشیار رہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اور بعض الہامات کا ذکر فرمایا جن کا تعلق ۱۸۹۸ء سے ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پہلے بھی دیکھا گیا ہے کہ جیسے واقعات ۱۹ویں صدی میں ہوئے کم و بیش ویسے ہی واقعات ۲۰ویں صدی میں بھی ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ خصوصیت سے ۱۹۸۲ء سے میں نے محسوس کیا اور بار بار اپنی تقاریر میں جماعت کو متوجہ کرتا رہا ہوں کہ ۱۸۸۲ء میں یہ الہام ہوا تھا اور ۱۹۸۲ء میں جس خلافت کا آغاز ہوا اس پر یہ الہامات چسپاں ہو رہے ہیں۔ پس میں امید رکھتا ہوں کہ سو سال قبل ۱۸۹۸ء میں جو الہامات ہوئے تھے ان کی خوشخبریاں ہم تک پہنچیں گی اور میں امید رکھتا ہوں کہ جن خطرات کی نشاندہی فرمائی گئی ہے جہاں تک ممکن ہو ہم دعائیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان خطرات کو ٹال دے۔

سراج منیر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت اس ابتلا کے دنوں کے بعد جلد آئے گی۔ خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئیگی۔ لوگ دُور دُور سے تیرے پاس آئیں گے۔ خدا نشان دکھلانے کے لئے اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا یعنی بلاواسطہ نشان دکھائے گا اور نیز وہ لوگ بھی مدد کریں گے جن کے دلوں پر ہم خود آسمان سے وحی نازل کریں گے یعنی بعض نشان بالواسطہ بھی ہم ظاہر کریں گے۔ (سراج منیر، روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۲)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کی فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دِقت سرمایۂ سفر میسر آجاوے گا"۔ (آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۳)

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

کینیڈا سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی اہلیہ کے ساتھ کینیڈا آکر مستقل رہائش کی درخواست دی۔ درخواست کی سماعت ۱۳ر جنوری ۱۹۹۸ء کو مکمل ہوئی اور ہمیں یہ کہا گیا کہ فیصلہ کی اطلاع آپ کو بذریعہ ڈاک ارسال ہوگی۔ میں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس ارسال کی۔ اور مزید خطوط بھی لکھے۔ امیگریشن آفیسر کی طرف سے ۲۲ر اپریل کی مرسلہ چٹھی ملی کہ آپ کی درخواست نامنظور کی جاتی ہے۔ اس اطلاع سے پریشانی ہوئی۔ اپیل کے لئے ایک ماہ کا عرصہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر ایک فیملی کی طرف سے خاکسار کو کہا گیا کہ آپ روزانہ تبلیغ کرتے ہیں اس لئے آپ نیشنل امیر صاحب سے کہیں کہ میں ہر روز آپ کا کام کرتا ہوں، آپ امیگریشن دلانے میں میری مدد کریں۔ میں نے جواب دیا کہ میں لوگوں کو ربّ کی طرف بلاتا ہوں۔ یہ کام امیر صاحب پر احسان نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ کریم نے بھی کوئی آپ کی مدد نہ کی۔ اس کا یہ کہنا گویا اللہ کی غیرت کے لئے چیلنج تھا۔ میں نے کہا ہم اللہ کو پکاریں گے اور اسی کو پکاریں گے اور انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی۔ دو دن تک ہم سب نے دعا کی۔ ۴ر مئی کو ہماری وکیل کا فون آیا کہ دفتر کی غلطی سے آپ کو غلط فیصلہ سنایا گیا۔ چنانچہ ۴ر مئی کا ترمیم شدہ فیصلہ آگیا کہ آپ کی درخواست منظور کی جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا یہ ہے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والوں کا حال کہ کس طرح اللہ تعالیٰ خود ان کی مدد فرماتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ یاد رکھیں بھروسہ اس نیت سے نہیں کرنا کہ وہ ضرور اس معاملہ میں آپ کی مدد فرمائے گا۔ جب بھروسہ اس نیت سے کریں گے تو بھروسہ ختم۔ پھر ایک قسم کا سودا شروع ہو جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ کی بابت ایک اشتہار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

باقی صفحہ نمبر ۴ پر

سیرت حضرت مسیح موعودؑ

اِکرامِ ضیف

از قلم: حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ

(تیسری قسط)

(۵)...... آپؑ کی مہمان نوازی کی ایک یہ بھی خصوصیت تھی کہ آپ مہمانوں کے آرام کے لئے نہ صرف ہر قسم کی قربانی کرتے تھے بلکہ ہر ممکن خدمت سے کبھی مضائقہ نہ فرماتے تھے۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے اور اسے شائع کیا ہے کہ چار برس (۱۸۹۶ء کا غالباً واقعہ ہے کیونکہ ۱۹۰۰ء میں آپ نے یہ بیان شائع کیا تھا۔ عرفانی) کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لودہانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا مکان نیا نیا بنا تھا۔ میں دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی اس پر لیٹ گیا۔ حضرت ٹہل رہے تھے۔ میں ایک دفعہ جاگا تو آپ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا آپ نے بڑی محبت سے پوچھا۔ آپ کیوں اٹھے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں میں اوپر کیسے سو رہوں۔ مسکرا کر فرمایا، ”میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے“۔ (”سیرت مسیح موعود“ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ ۳۱)

یہ محبت یہ دلسوزی اور خیر خواہی ماں باپ میں بھی کم پائی جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ان لوگوں میں ہی ودیعت کی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کی مخلوق کی ہدایت کے لئے مامور ہو کر آتے ہیں۔ اور اگر یہ ہمدردی مخلوقِ الٰہی کے لئے ان کے دل میں نہ ہو تو وہ ان مشکلات کے پہاڑوں اور مصائب کے دریاؤں سے نہ گزر سکیں جو تبلیغ حق کی راہ میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی اس انتہائی دلسوزی اور غم خواری کا نقشہ قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے: لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ. یعنی اس ہم و غم میں کہ لوگ کیوں خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور صراط مستقیم کو اختیار کر کے اس مقصد زندگی کو پورا نہیں کرتے جس کے لئے ان کو پیدا کیا گیا ہے تو اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا۔ یہ جوش مخلوق کی ہدایت کے لئے اور ان کی ہمدردی کے لئے خاصۂ انبیاء علیہم السلام ہے۔

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مہمان نوازی کی خصوصیات بیان کر رہا تھا اور اس میں حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ کس طرح پر آپ ان کے آرام کے لئے ایک پہرہ دار کی طرح کام کرتے تھے۔

(۶)...... چھٹی خصوصیت آپ کی مہمان نوازی کی یہ تھی کہ حفظ مراتب کی ہدایت کے ساتھ عام سلوک اور تعلقات میں آپ مساوات کے برتاؤ کو کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اس بات کا بے شک لحاظ ہوتا تھا کہ مہمانوں کو ان کے مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے اتارا جاتا اور یہ حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل تھی۔ مگر خبر گیری اور مہمان نوازی کے عام معاملات میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا تھا۔ ۱۹۰۵ء کے سالانہ جلسہ پر کھانے وغیرہ کا انتظام میرے سپرد تھا اور میری مدد کے لئے اور چند دوست ساتھ تھے ہم نے مولوی غلام حسین صاحب پشاوری اور ان کے ہمراہیوں کے لئے خاص طور پر چند کھانوں کا انتظام کرنا چاہا۔ حضرت اقدس تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کیفیت طلب فرماتے تھے کہ کھانے کا کیا انتظام ہے، کس قدر تیار ہو گیا، کس قدر باقی ہے، کیا پکایا گیا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی میں نے عرض کیا کہ ان کے لئے خاص طور پر انتظام کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ:

”میرے لئے سب برابر ہیں اس موقع پر امتیاز اور تفریق نہیں ہو سکتی۔ سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا ہونا چاہئے۔ یہاں کوئی چھوٹا بڑا نہیں۔ مولوی صاحب کے لئے الگ انتظام ان کی لڑکی کی طرف سے ہو سکتا ہے اور وہ اس وقت میرے مہمان ہیں اور سب مہمانوں کے ساتھ ہیں اس لئے سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار کیا جائے! خبردار کوئی امتیاز کھانے میں نہ ہو“۔

اور بھی بہت کچھ فرمایا اور غربائے جماعت کی خصوصیت سے تعریف کی اور فرمایا کہ:

”جیسے ریل میں سب سے بڑی آمدنی تھرڈ کلاس والوں کی طرف سے ہوتی ہے اس سلسلہ کے اغراض و مقاصد کے پورا کرنے میں سب سے بڑا حصہ غرباء کے اموال کا ہے اور تقویٰ طہارت میں بھی یہی جماعت ترقی کر رہی ہے“۔ غرض اس طرح نصیحت کی فَطُوبٰی لِلْغُرَبَاء۔

آپ ہرگز عام برتاؤ اور سلوک میں کوئی امتیاز نہیں رکھتے تھے گو منازل و مراتب مناسبہ کو بھی ہاتھ سے نہ دیتے تھے اور یہ حضرت نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی تعمیل تھی۔

(۷)...... ساتویں خصوصیت یہ تھی کہ آپ چاہتے تھے کہ ہمارے دوست خصوصاً کثرت سے آئیں اور بہت دیر تک ٹھہریں اگرچہ زیادہ دیر تک ٹھہرنا وہ سب کا پسند کرتے تھے۔ غیروں کے لئے اس لئے کہ حق کھل جائے اور اپنوں کے لئے اس لئے کہ ترقی کریں۔ کثرت سے آنے جانے والوں کو ہمیشہ پسند فرمایا کرتے تھے۔ اس کی تہ میں جو غرض اور مقصود تھا وہ یہی تھا کہ تا وہ اس مقصود کو حاصل کر لیں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث کیا ہے۔ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ نے آپ کی اس خصوصیت کے متعلق لکھا ہے کہ:

”حضرت کبھی پسند نہیں کرتے تھے کہ خدام ان کے پاس سے جائیں۔ آنے پر بڑے خوش ہوتے ہیں اور جانے پر کرہ سے رخصت دیتے ہیں اور کثرت سے آنے جانے والوں کو بہت ہی پسند فرماتے ہیں۔ اب کی دفعہ دسمبر میں (۱۸۹۹ء کا واقعہ ہے) بہت کم لوگ آئے اس پر بہت اظہار افسوس کیا اور فرمایا ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ کیا بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں اور فرمایا جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا اسے ڈرنا چاہئے کہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جاوے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا ہے ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے نکال دینا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں یونہی بیٹھ کر روٹی کیوں توڑا کریں۔ وہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پیر یہاں جمنے نہ پائیں۔ ایک روز حکیم فضل الدین صاحب (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا کہ حضور میں یہاں نکما بیٹھا کیا کرتا ہوں مجھے حکم ہو تو بھیرہ چلا جاؤں وہاں درس قرآن ہی کروں گا۔ یہاں مجھے بڑی شرم آتی ہے کہ میں حضور کے کسی کام نہیں آتا اور شاید بیکار بیٹھنے میں کوئی معصیت ہو۔ فرمایا آپ کا یہاں بیکار بیٹھنا ہی جہاد ہے اور یہ بیکاری بڑا کام ہے۔ غرض بڑے دردناک اور افسوس بھرے لفظوں میں نہ آنے والوں کی شکایت کی اور فرمایا یہ عذر کرنے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں عذر کیا تھا اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ اور خدا تعالیٰ نے ان کی تکذیب کر دی ”اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا“۔ (سیرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریمؓ صفحہ ۴۹، ۵۰)

غرض آپ کو اپنے خدام کے متعلق خصوصیت سے یہ خواہش رہتی تھی کہ آپ بہت بار بار آئیں اور کثرت سے آئیں اور ان کے قیام کی وجہ سے جو کچھ بھی اخراجات ہوں ان کو برداشت کرنے میں خوشی محسوس کرتے تھے۔

(۸)...... آٹھویں خصوصیت یہ تھی کہ مہمان نوازی کے لئے دوست دشمن کا امتیاز نہ تھا بلکہ بریں خوان یغما چہ دشمن چہ دوست کا مضمون آپ کے دسترخوان پر نظر آتا تھا۔ جیسا کہ میں نے آپ کے اخلاق عفو و درگزر میں دکھایا ہے کہ یہ خلق خادموں اور دوستوں تک محدود نہ تھا اسی طرح مہمان نوازی بھی وسیع اور عام تھی۔ کسی خاص قوم اور فرقہ تک محدود نہ تھی۔ بلکہ ہندو، مخالف الرائے مسلمان، عیسائی یا کسے باشد جو بھی آ جاتا اس کے ساتھ اسی محبت سے پیش آتے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت المہدی میں بروایت مولوی عبداللہ صاحب سنوری لکھا ہے کہ:

”حضرت مسیح موعود بیت الفکر میں (مسجد مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے اور میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید لالہ ملاوامل نے دستک دی۔ میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ (جلد اول صفحہ ۷۲)

اسی طرح ایک مرتبہ بیگووال ریاست کپورتھلہ کا ایک ساہوکار اپنے کسی عزیز کے علاج کے لئے آیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع ہوئی۔ آپ نے فوراً اس کے لئے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر قیام و طعام کا انتظام فرمایا اور نہایت شفقت اور محبت کے ساتھ ان کی بیماری کے متعلق دریافت کرتے رہے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو خاص طور پر تاکید فرمائی۔ اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ سکھوں کے زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو ایک مرتبہ بیگووال جانا پڑا تھا۔ اس گاؤں کے ہم پر حقوق ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی وہاں آ جاتا تو آپ ان کے ساتھ خصوصاً بہت محبت کا برتاؤ فرماتے۔

ایک دفعہ مولوی عبدالحکیم جو نصیر آبادی کہلاتا تھا قادیان میں آیا۔ یہ بہت مخالف تھا اور وہی مولوی تھا جس نے لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ۱۸۹۲ء میں مباحثہ کیا تھا اور اس مباحثہ کے کاغذات لے کر چلا گیا تھا، وہ قادیان آیا۔ حضرت کو اطلاع ہوئی۔ حضرت نواب صاحب نے اپنا مکان قادیان میں بنوالیا تھا اور وہ اس وقت کچا تھا اس کے ایک عمدہ کمرہ میں اس کو اتارا گیا اور ہر طرح اس کی خاطر تواضع کے لئے آپ نے حکم دیا اور یہ بھی ہدایت کی کہ کوئی شخص اس سے کوئی ایسی بات نہ کرے جو اس کی دلشکنی کا موجب ہو۔ وہ چونکہ مخالف ہے اگر کوئی ایسی بات بھی کرے جو رنجدہ اور دل آزاری کی ہو تو صبر کیا جاوے۔ چنانچہ وہ رہا۔ میں اس مباحثہ میں جو لاہور فروری ۱۸۹۲ء میں ہوا تھا موجود تھا اور مجھے معلوم تھا کہ اس مباحثہ کے کاغذات وہ لے گیا تھا اور واپس نہ کئے تھے۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ جناب مجھے آپ کی بڑی تلاش تھی آپ کے پاس مباحثہ کے پرچے ہیں۔ مہربانی کر کے مجھے دے دیں۔ آپ کے کام کے نہیں اور اگر اپنا پرچہ نہ بھی دیں تو حرج نہیں مگر حضرت اقدس والے پرچے ضرور دیدیں۔

مولوی عبدالحکیم صاحب کو خیال تھا کہ شاید اسے اور کوئی نہیں جانتا اور حضرت صاحب نے تو اس مباحثہ کا ذکر بھی نہیں فرمانا تھا کہ اسے ندامت نہ ہو بلکہ اخلاق و مروت کا اعلیٰ برتاؤ فرماتے رہے۔ مولوی صاحب بڑے جوش سے آئے تھے کہ میں مباحثہ کروں گا اور وہ اپنے مکان

باقی صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر ۲

قادیان میں اس عاجز کے محبّوں اور مخلصوں کا ایک جلسہ منعقد ہوگا-اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو- پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوّت استحکام پذیر ہوں گے-ماسوا اس کے جلسہ میں یہ بھی ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں-کیونکہ اب یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سعید لوگ اسلام کے قبول کرنے کے لئے طیار ہو رہے ہیں-(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۲۳۰-۲۳۱)

اسی طرح فرمایا:

"اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں- یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے-اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"- (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر۱ صفحہ ۲۳۱)

حضور نے فرمایا کہ آج جو آپ بکثرت قوموں کا رجوع دیکھ رہے ہیں یہ انہی پیشگوئیوں کا نتیجہ ہے جن کو اللہ نے پورا کرنا تھا کیونکہ اسی کی عطا فرمودہ تھیں۔

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں- یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے-اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے- چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر اُن میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور اُن کے مشکلات حل کر دئے گئے اور اُن کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے"- (فتح اسلام، روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۴، ۱۵)

پھر فرماتے ہیں: "ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں- خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرمادے- اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو- اے خدا اے ذوالمجد و العطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے- آمین ثم آمین

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور- عفی اللہ عنہ

(مجموعہ اشتہارات جلد۱ صفحہ ۲۳۲)

بعد ازاں حضور نے ۱۸۹۸ء کے دوران ہونے والے بعض الہامات پیش فرمائے جو آج سے ۱۰۰ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جنوری ۱۸۹۸ء میں یہ الہام ہوا:

"وَ اوحیٰ اِلیَّ رَبّی وَ وعدَنی اَنَّہ سَیَنصُرُنی حَتّٰی یَبلُغَ اَمرِی مَشَارِقَ الاَرضِ وَ مَغَارِبَھَا. وَ تَتَمَوَّجُ بُحُورُ الحَقِ حَتّٰی یُعجِبَ النَّاسَ حُبَابُ غَوَارِبِھَا۔(لجنۃ النور صفحہ ۶۷)

ترجمہ: میرے رب نے میری طرف وحی بھیجی اور وعدہ فرمایا کہ وہ مجھے مدد دے گا۔ یہاں تک کہ میرا کلام مشرق و مغرب میں پہنچ جائے گا اور راستی کے دریا موج میں آئیں گے۔ یہاں تک کہ اس کی موجوں کے حباب لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے۔

۱۸۹۸ء میں الحکم میں یہ عبارت چھپی ہے کہ:

حضرت اقدس امام الزمان سلمہ الرحمان کو اللہ کریم نے وعدہ دیا ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الحکم جلد ۲ نمبر ۵، ۶۔ مورخہ ۲۷؍ مارچ و ۲۶؍ اپریل ۱۸۹۸ء صفحہ ۱۳)

حضور نے فرمایا پس آج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکی ہے اور یہ کنارے پھیلتے چلے جا رہے ہیں یہ بھی ۱۸۹۸ء کے اس الہام کی ایک برکت ہے جسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

فرمایا، "خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دے دی ہے کہ بہت سے اس جماعت میں سے ہیں جو ابھی اس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بکثرت ایسے لوگوں کی اطلاع مل رہی ہے جو پاکستان میں بھی بڑھتے جا رہے ہیں اور بیرونی دنیا میں بھی، عرب دنیا میں بھی ہر طرف ان کی تعداد بڑھ رہی ہے جو دل سے جماعت سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ کے علم میں ہیں کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس اسلام کی احیاء کی تحریک سے کیسی محبت ہو چکی ہے۔

فرمایا: "بار بار ان لوگوں کی نسبت یہ الہام ہوا: یَخِرّونَ سُجّدًا رَبَّنَا اغفِرلَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِینَ یعنی سجدہ میں گریں گے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش۔ کیونکہ ہم خطا پر تھے"۔(ایام الصلح)

۱۸۹۸ء میں ہی ضرورۃ الامام میں یہ تحریر شائع ہوئی:

"خدا نے......... مجھے بار بار الہام دیا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی معرفت الٰہی اور کوئی محبت الٰہی تیری معرفت اور محبت کے برابر نہیں"۔(ضرورۃ الامام)۔ حضور نے فرمایا کہ اس الہام میں 'الہام دیا ہے' کے الفاظ ہیں۔ 'کیا ہے' کے نہیں۔ اس میں غیر معمولی موہبت کی طرف اشارہ ہے۔

۴؍ جولائی ۱۸۹۸ء کو یہ الہام ہوا: "جہاں براہین احمدیہ میں اسرار اور معارف کے انعام کا اس عاجز کی نسبت ذکر فرمایا گیا ہے۔ وہاں احمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا، یا احمَدُ فَاضَتِ الرَّحمَۃُ عَلٰی شَفَتَیکَ۔ اور جہاں دنیا کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں عیسیٰ کے نام سے پکارا گیا ہے۔ جیسا کہ میرے الہام میں براہین احمدیہ میں فرمایا یا عیسیٰ اِنّی مُتَوَفِّیکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِینَ کَفَرُوا وَ جَاعِلُ الَّذِینَ اتَّبَعُوکَ فَوقَ الَّذِینَ کَفَرُوا اِلٰی یَومِ القِیٰمَۃِ۔ ایسا ہی وہ الہام ہے جو فرمایا کہ میں تجھے برکت دونگا، یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یہ وہ سرّ ہے جو مہدی اور عیسیٰ نام کی نسبت مجھ کو الہام الٰہی سے کھلا"۔(ایام الصلح)

حضور نے فرمایا یہ بہت عظیم الشان سرّ ہے جس سے آپ نے الہام کی بنا پر پردہ اٹھایا ہے کہ جہاں بھی مہدی کی فتوحات کا ذکر ہے وہاں اسلام کے روحانی غلبہ کا ذکر ہے۔ جہاں عیسیٰ نام سے خوشخبریاں دی گئی ہیں وہاں دنیاوی طور پر جماعت کی غیروں پر برتری کا ذکر ہے اور ان دونوں میں نمایاں فرق ہے۔

۱۸۹۸ء کا الہام ہے: "آئندہ موسم بظاہر وبائی معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ الہاماً معلوم ہوا تھا وہ خبر بھی اندیشہ ناک ہے......... دن بہت سخت ہیں......... مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ دن دنیا کے لئے بڑی بڑی مصیبتوں اور موت اور دکھ کے دن ہیں۔

(مکتوب بنام نواب محمد علی خان صاحب مورخہ ۲۱؍ جولائی ۱۸۹۸ء مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم صفحہ ۸۷)

حضور نے فرمایا کہ آج آپ دیکھ لیں بعینہ اس حال میں دنیا کو ہم پا رہے ہیں۔ جو بڑے بڑے خطرے آج کے سال میں ظاہر ہوئے ہیں ایسے سال شاذ ہی آپ نے دیکھے ہونگے۔ جو کچھ اس سال ہو رہا ہے خصوصیت سے احمدیت کے مخالفین کے ساتھ وہ ایک عبرتناک نشان ہے۔

پھر فرمایا: "میں تہجد میں اس کے متعلق (یعنی طاعون کے متعلق۔ مرتب) دعا کی تو الہام ہوا:

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَومٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنفُسِھِم"۔(الحکم جلد ۵ نمبر ۲۷ مورخہ ۲۴؍ جولائی ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ طاعون کے متعلق الہام ہے۔ بارہا میں جماعت کو پہلے متوجہ کر چکا ہوں کہ دنیا میں جو ایڈز کی بیماری پھیلی ہے خصوصیت سے اس صدی کے آخری دور میں یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مطابق طاعون ہی کی شکل ہے۔ اور حضرت اقدس محمد رسول اللہؐ نے بھی اس بیماری کو بے حیائی سے باندھا ہے اور طاعون ہی کی ایک شکل کے طور پر اس کی وضاحت فرمائی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ۱۸۹۸ء کا یہ الہام دراصل اس زمانے میں جو ایڈز سے انسانیت کو خطرات درپیش ہیں ان سے متعلق ہے۔

پھر ۱۸۹۸ء ہی میں یہ الہام ہوا:

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَومٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوا مَا بِاَنفُسِھِم. اِنَّہ آوَی القَریَۃَ اِنّی مَعَ الرَّحمٰنِ اٰتِیکَ بَغتَۃً. اِنَّ اللّٰہَ مُوھِنُ کَیدِ الکَافِرِینَ"۔(خط مولوی عبدالکریم صاحب محررہ یکم فروری ۱۸۹۸ء)

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی حالت کو خود تبدیل نہ کریں۔ وہ اس بستی کو کچھ تکلیف کے بعد پناہ میں لے لے گا۔ میں رحمان کے ساتھ تیرے پاس اچانک آنے کو ہوں۔ اللہ تعالیٰ کافروں کے منصوبوں کو توڑنے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس 'بستی' سے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں مراد قادیان تھی۔ اب اس بستی سے میں سمجھتا ہوں وہ بستی مراد ہے جو قادیان کی نمائندگی میں ربوہ کے طور پر قائم کی گئی ہے اور اس بستی کے متعلق دشمنوں کے بہت بد ارادے ہیں اور انہیں بہت تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ حضور نے اس بستی کے متعلق دعائیں کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ اللہ اسے دشمنوں کے شر سے پناہ میں لے لے کیونکہ زمانہ لمبا ہو رہا ہے۔

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی با ایں ہمہ میں اس کو پئے جاتا ہوں۔ اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں۔ مگر اس پر بھی میں اس پیالے کو پی گیا۔ شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے اور یہ اسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے"۔

(الحکم جلد ۲ نمبر ۲۸، ۲۹۔ مورخہ ۲۰ - ۲۷؍ ستمبر ۱۸۹۸ء صفحہ ۳)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھیں کہ شربت باوجود مٹھاس کے پینا یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ اس شربت کی مٹھاس میں کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں فکر بڑھتی ہے اور پریشانیاں ہوتی ہیں۔ یہ میں آپ کو اپنے دل کا حال، اپنے تجربے سے بتا رہا ہوں کہ جوں جوں جماعت پھیل رہی ہے یہ میٹھا شربت ہر طرف سے مجھ تک پہنچ رہا ہے۔ یہ شربت پیتا ہوں اور دل فکر سے بھر بھی جاتا ہے کہ ان لوگوں کو ہم کیسے سنبھالیں۔ کیا انتظام ہوگا جس کے نتیجہ میں ہم اس وسیع تر دنیا کی تربیت کر سکیں گے جو دن بدن وسیع سے وسیع تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ پس یہ مراد تھی اس شربت سے کہ شربت میٹھا

باقی صفحہ نمبر ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اپنی اولادوں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں

بچوں کو بچپن ہی سے تقویٰ کی تعلیم دی جائے گی تو یہ امید کی جاسکتی ہے کہ آپ متقیوں کے امام بنیں گے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ ۳؍جولائی ۱۹۹۸ء بمطابق ۳؍وفا ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام سان ہوزے (یو۔ایس۔اے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — ملٰك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ. كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُه ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا. وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّ مَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ. وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔(سورة الحديد آیت ۲۱)

اس کا ترجمہ جو تفسیر صغیر میں کیا گیا ہے پہلے میں وہ آپ کو پڑھ کے سناتا ہوں۔اے لوگو جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اگنا زمیندار کو بہت پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقرر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

اس آیت اور اس کے علاوہ کچھ آیات کے مضمون کی طرف میں ابھی کچھ ٹھہر کے لوٹوں گا۔سب سے پہلے میں بعض متفرق باتیں کرنی چاہتا ہوں جو عموماً سفر کے آخری جمعہ میں کی جاتی ہیں۔عمومی تاثرات جو جماعت امریکہ کے سفر کے دوران میرے دل پہ پیدا ہوئے اور بھی بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کے تفصیلی ذکر کی گنجائش تو نہیں مگر اشارۃً میں انہیں سمیٹنے کی کوشش کروں گا۔سب سے پہلے تو یہ کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے اس سفر میں مجھے ہر قسم کے تجربے ہوئے ہیں، تلخ بھی اور پسندیدہ بھی۔جہاں تک تلخ تجارب کا تعلق ہے اپنے گزشتہ خطبے میں جو واشنگٹن میں میں نے دیا تھا ان کا ذکر کر چکا ہوں اور ایک تنبیہ کرنی تھی آگے استفادہ کرنا یانہ کرنا یہ ہر شخص کا اپنا کام ہے۔میرا فرض تو اتنا ہی ہے جیسا کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذمہ داری تھی کہ بلاغ کرو، پہنچاؤ اور اتنا پہنچاؤ کہ سننے والے کے لئے گنجائش نہ رہے کہ وہ پھر تاویلیں کر سکے۔اصل معنی بلاغ کا یہ ہے۔تو جہاں تک میرا بس چلا میں نے اس رنگ میں بات پہنچانے کی کوشش کی کہ سننے والوں کیلئے تاویلوں کی گنجائش نہ رہے۔مگر تاویلیں کرنے والوں کا اپنا ایک رنگ ہوا کرتا ہے اور جن کی تاویل کی عادت ہے ان کے متعلق قرآن کریم بیان کرتا ہے کہ انہوں نے تاویلیں کرنی ہی ہیں۔لیکن اصل حقیقت کو، اگر غور کریں، تو سمجھ سکتے ہیں۔جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ولو القی معاذیرہ انسانی فطرت عجیب ہے خواہ بڑے بڑے عذر گھڑے اور تراشے اور پیش کرے مگر دل کا حال خود انسان جانتا ہے اور اگر کبھی وہ ٹھنڈے دل سے غور کرے تو اس کو حقیقت حال کی سمجھ آسکتی ہے۔تو جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے اپنی طرف سے یہی کوشش کی کہ جو عذر گھڑنے والے ہیں ان کو بھی ایک دفعہ جھنجھوڑ کے جگادوں کہ کبھی اپنے دل کی کیفیت پر اس طرح تو غور کرو جیسے قرآن کریم نے فرمایا ہے اور اس غور کے نتیجے میں تم ضرور جاگ جاؤ گے اور سمجھ لو گے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔

اب میں آپ کے سامنے عمومی تاثر بیان کرتا ہوں۔**جماعت امریکہ کا جو خوشکن پہلو میرے سامنے آیا ہے وہ یہ ہے کہ یہاں بھاری تعداد عوام الناس کی ایسی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے چندے میں اپنا معاملہ صاف رکھے ہوئے ہیں۔** چھوٹے تنخواہ دار، چھوٹی تجارت کرنے والے، وہ لوگ جو غربت اور امارت کے بارڈر پر رہتے ہیں اکثر امریکہ کی جماعت کی جو مالی کامیابیاں ہیں ان کا انحصار ان لوگوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بڑی بھاری تعداد ایسی ہے جو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے والی ہے۔اور یہ تاثر بھی نہ ہو کہ بعض پروفیشنل اور بعض بڑے تاجر کلیۃً اپنی ذمہ داریوں سے بے پرواہ ہیں۔میں نام بنام جانتا ہوں ان لوگوں کو جن کے چندے سالہا سال سے بالکل صاف اور ستھرے ہیں۔وہ چندوں کی صورت میں لاکھوں باقاعدہ ہر سال ادا کرتے ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ ان کے نام اچھالے جائیں۔علاوہ ازیں ان کو طوعی چندوں میں بھی خدمت کا بہت موقع ملتا ہے۔

اس لئے اگر باہر کی دنیا نے میرے پچھلے خطبے سے یہ اندازہ لگایا ہو کہ نعوذ باللہ امریکہ ان لوگوں سے عاری ہے جن کو خدا نے کھلا دل عطا کیا اور پھر وہ خدا کی خاطر کھلا خرچ کریں، ہرگز ایسی بات نہیں۔مگر بد قسمتی سے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کو توفیق بڑی ملی لیکن دل چھوٹے تھے اور وہ توفیق کے مطابق اپنے دینے والے کی خدمت میں کچھ پیش نہ کر سکے۔تو یہ خلاصہ ہے جو میں آپ سے زیادہ باہر کی دنیا کو سنا رہا ہوں کیونکہ امریکہ کے متعلق گزشتہ کئی سالوں میں مختلف خطبات میں میں یہ بار بار اعلان کر تا رہا ہوں کہ بہت سے چندوں میں امریکہ کی جماعت دنیا کے اکثر حصے کو پیچھے چھوڑ چکی ہے۔اس تاثر کے بعد جو میرا گزشتہ خطبہ سنیں گے تو مجھے خطرہ ہے کہ بالکل غلط تاثر لے لیں گے۔جو میرا تاثر ہے وہ غلط نہیں ہے مگر جو عمومی صورت حال ہے امریکہ کی قربانیوں کی وہ اپنی جگہ قابل تعریف ہے اور جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے بڑی بھاری تعداد ان میں ان لوگوں کی ہے جو درمیانے حال پر ہیں اور خرچ کرتے ہیں تو اس کی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔تکلیف سے مراد یہ ہے کہ اس کی تنگی محسوس کرتے ہیں مگر اس کے باوجود خوش ہوتے ہیں کیونکہ اللہ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔

دوسرا پہلو نئی نسلوں سے تعلق رکھنے والا ہے۔اس کی بات میں اس آیت کی تشریح کے بعد کروں گا کیونکہ میرے نزدیک اس آیت کریمہ کی طرح جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس کا براہ راست تعلق امریکہ کے معاشرے سے ہے اور دنیا میں کسی اور جگہ یہ آیت اتنا اطلاق نہیں پاتی جتنا امریکہ کے معاشرے پر اطلاق پاتی ہے۔

فرمایا، اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ جان لو، سمجھ لو اس بات کو کہ دنیا کی زندگی تو محض کھیل تماشہ ہے، دل بہلاوا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔جتنا کھیل تماشہ امریکہ کا معاشرہ پیش کرتا ہے اس سے زیادہ آپ کو دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ان کی ٹیلی ویژن جھوٹی، ان کے ذرائع ابلاغ جھوٹے۔کسی زمانے میں تو یہ کارٹون وغیرہ جو پیش کیا کرتے تھے وہ اصلیت پر مبنی ہوا کرتے تھے اور اصلی کردار والے مزاحیہ لوگ اس میں پیش ہوا کرتے تھے۔اب تو ساری باتیں فرضی گھڑی ہوتی ہیں۔کمپیوٹر کے ذریعے جو چاہیں بنا لیں اور اس کا ہماری اگلی نسلوں پر بہت بُرا اثر پڑ رہا ہے۔اگلی نسلیں جو عادی ہو چکی ہیں

کمپیوٹر کی کھیلیں دیکھنے کی ان کے دماغ میں کسی اور چیز کی اہمیت ہی باقی نہیں رہتی۔ اگر ایسے بچوں کے ماں باپ ان کو ایم ٹی اے پر ساتھ بٹھا بھی لیں گے تو وہ اوپری اوپری چیزیں دکھائی دیں گی ان کو۔ دل اسی میں اٹکا رہتا ہے کہ وہ جو فرضی کھیلیں ہیں آسمانی مخلوق جن کا کوئی ذکر ہی، کوئی وجود ہی کوئی نہیں، اچانک کمپیوٹر کے ذریعے اٹھ کھڑے ہونے والے جنّات ان سب باتوں میں ان کا دل اٹکا رہتا ہے۔ اور وہ عمر جو Impressionable عمر ہے جس میں گہرے تاثرات قائم ہوتے ہیں اس عمر میں ان کے گہرے تاثرات ایک فرضی کہانی کے سوا اور کوئی نہیں رہتے۔ ساری دنیا ایک کھیل تماشہ ہے۔ یہ اطلاق کہ سب دنیا کھیل تماشہ ہے، یہ پیغام ہے جو امریکہ کے ذرائع ابلاغ آپ سب کو، آپ کے سب بچوں کو دے رہے ہیں اور اپنا کیا حال ہو گیا ہے اس کے نتیجے میں، سب اکھڑے ہوئے ہیں۔

ملاقات کے دوران یہ بھی مجھے تجربہ ہوا کہ بہت سے امریکن احمدی مجھے ملنے کے لئے آئے اور جب ان سے گفتگو کی تو بظاہر خوشکن لیکن ہر ایک کا دل دکھی تھا۔ ان کی کوئی عائلی زندگی نہیں تھی، تھی تو ٹوٹ چکی تھی۔ اعتبار اٹھ چکے ہیں۔ نہ خاوند کو بیوی پر اعتبار، نہ بیوی کو خاوند پر اعتبار اور ایک فرضی تصور، اطمینان کے تصور میں وہ دوڑے چلے جا رہے ہیں۔ کچھ پتہ نہیں کہ کیا انجام ہوگا۔ بہت بڑی بڑی عمر کے آدمی بھی دیکھے جو شادی سے محروم تھے کیونکہ ان کی ابتدائی زندگی احمدیت کے قبول کرنے سے پہلے عیش و عشرت کی تلاش میں دوڑنے میں خرچ ہو گئی اور اب اس عمر کو آپہنچے ہیں کہ کوئی ان سے شادی کرنے کو تیار نہیں ہے۔ **تو بہت سی ایسی مصیبتیں ہیں جو امریکن زندگی کی پیداوار ہیں اور اس پہلو سے اس آیت کا اطلاق ان پر ہوتا ہے۔** جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے یہ جو زینت ہے یہ آخر تفاخر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یہ لہو و لعب جو ہے یہ زینت میں اور زینت تفاخر میں بدل جاتی ہے۔ آخری ماحصل یہ رہ گیا کہ میرے پاس اچھی کوٹھیاں ہیں، اچھے محلات ہیں، اچھی دنیا کی زینت کے سامان ہیں۔ یہاں تک تو کچھ قابل قبول تھا مگر جب یہ تفاخر بن جائے، ایک دوسرے پر فخر کا ذریعہ بن جائے تو وہاں سے پھر خرابی بہت گہری ہو جاتی ہے۔

وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ اور دوڑ مال بڑھانے کی دوڑ ہو جائے۔ ہر شخص کی کوشش ہو کہ میرا مال بڑھے اور دوسرے سے زیادہ ہو تا کہ مال کی برتری کا مزہ لوٹوں۔ وَالْاَوْلَادِ اور اولاد کے بڑھنے کا بھی ان معنوں میں کہ اولاد کی طاقت بڑھے، ان معنوں میں اولاد کے بڑھنے کا بھی ایک Craze جس کو کہتے ہیں، جنون ہو جاتا ہے کہ مال بھی بڑھیں، اولاد بھی بڑھے اور ہم دنیا کی نظر میں اونچے اٹھ جائیں اور اپنی سوسائٹی کے مقابل پر ان کو ہم نیچا دیکھیں۔ یہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ دنیا کی زندگی ہے مگر یاد رکھو کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ایک بارش کی طرح ہے جس سے روئیدگی نکلتی ہے، سبزہ نکلتا ہے جب وہ زمین پر پڑتی ہے اور جو ناشکرے لوگ ہیں یا انکار کرنے والے۔ یہاں کُفَّار کا لفظ وسیع معنوں میں ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والے ہیں وہ اس روئیدگی کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں دیکھو ہماری دنیا کی محنت کیسا کیسا پھل لائی ہے۔ پھر وہ زرد رُو ہو جاتی ہے، اس کی رونق جاتی رہتی ہے فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا وہ خشک ہو کر زرد رُو ہو جاتی ہے اور تو اس لہلہاتی کھیتی کو مُصْفَرًّا دیکھتا ہے ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا پھر وہ کٹے ہوئے گھاس پھوس کی طرح ہو جاتی ہے۔

وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ اس دنیا میں بھی ایک عذاب ہے ان لوگوں کے لئے کہ اپنی سرسبز اور شاداب ہوتی کھیتی کو وہ لہلہاتی ہوئی دیکھنے کے بعد، یَہِیْجُ کے لفظ میں لہلہانے کا مضمون ہے خوب موجیں مارتی ہے، ہواؤں کے ساتھ ہلتی ہے، جب وہ زرد حالت میں دیکھتا ہے تو اس وقت اسے صدمہ پہنچتا ہے ساری دنیا کی محنت اکارت گئی اور پھر جب وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے، چورہ چورہ ہو جاتی ہے تو پہلا عذاب تو یہ ہے جو وہ دنیا میں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے پھر فرمایا آخرت میں بھی ایسے لوگوں کے لئے بڑا عذاب مقدر ہے اور بعض کے لئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا ہے یعنی یہ صورت حال سب پر برابر چسپاں نہیں ہوتی۔ بعض خدا کے بندے مستثنیٰ ہیں۔ وہ ایسے معاشرے میں رہتے ہیں اس کے بداثرات سے ہمیشہ بچنے کی کوشش کرتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، ان کو بھی دنیا کی زندگی کے انعامات ملتے ہیں لیکن اپنی آنکھوں کے سامنے اسے لہلہانے کے بعد زرد رُو ہوتا نہیں دیکھتے۔ فرمایا ایسے لوگوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں کہ جن کے لئے مغفرت بھی ہے اور رضوان بھی ہے۔ اللہ ان سے بخشش کا سلوک فرمائے گا اور ان سے راضی ہو جائے گا لیکن بعض ایسے بھی ہیں وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ کہ جن کی یہ دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کے کچھ بھی ان کے لئے نہیں رہے گی۔ دھوکہ بھی وہ جو عارضی ہے۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ آگے ایک تنبیہ کی صورت میں ان لوگوں کے لئے پیش کرتا ہے۔ فرمایا یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔ وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ۔ اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہونگے اور پتھر ہونگے۔ انسان سے مراد تو سب سمجھتے ہیں۔ جہنم کے اندر پتھر ڈالنے سے پتھر کو تو کوئی سزا نہیں ملتی، پتھر سے مراد وہ سخت دل لوگ ہیں جن پر کوئی نصیحت اثر نہیں کیا کرتی۔ وہ پتھر جو خدا کے تصور کے ساتھ پارہ پارہ نہیں ہوتے جبکہ بعض پتھر ایسے بھی ہیں جن کو قرآن کریم نے اس رنگ میں پیش کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہو کے، ریزہ ریزہ ہو کے گر جاتے ہیں مگر یہ پتھر وہ ہیں جن پر اللہ کی آیات پڑھی جائیں تو ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

ان کے لئے فرمایا عَلَیْہَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ۔ ایسی جہنم پر ایسے خدا کے فرشتے مقرر ہونگے جو بہت شدید ہونگے یعنی ان کی پکڑ سے کوئی باہر نہیں نکل سکتا۔ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ کہ وہ غِلَاظٌ بھی ہیں اور شِدَادٌ بھی ہیں۔ غلیظ اس چیز کو کہتے ہیں جو آپس میں اتنی سختی سے جڑی ہوئی ہو کہ اس کو پار کرنے کی کوئی صورت ہی نہ ہو۔ تو ان کی پکڑ بہت سخت ہوگی اور کسی کو بچنے کی راہ نہیں ہوگی۔ اور شِدَادٌ ہونگے اس لئے کہ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وہ شدید ہونگے اپنے دل کی سختی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کو بنایا ایسا گیا ہے کہ اللہ نے جو ان کو حکم دیا وہ انہوں نے ضرور پورا کرنا ہے اس کو پورا کئے بغیر ان میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ اس سے ہٹ سکیں، کسی اور طرف رخ کر سکیں۔ جیسا کہ فرمایا و یفعلون ما یؤمرون وہ وہی کرتے ہیں جس کا حکم دیا جاتا ہے۔

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْیَوْمَ۔ اے وہ لوگو جنہوں نے کفر کیا آج کے دن کوئی عذر پیش نہ کرو کیونکہ عذر کا وقت گزر چکا ہے۔ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یقیناً تمہیں اسی چیز کی جزاء دی جا رہی ہے جو تم کیا کرتے تھے۔ اسکے بعد ایک اور سورۃ المنافقون کی یہ آیت آپ کے لئے قابل توجہ ہے۔

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْہِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔ اے مومنو! تمہیں تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ اکثر خدا کے ذکر سے غافل ہونے والے لوگ وہ ہیں جن کی اپنی اولاد کی اور مال کی محبت خدا سے غافل کر دیا کرتی ہے اور جن کا نقشہ میں پہلے کھینچ چکا ہوں بعینہ وہی ہیں۔ مال کی محبت اور اولاد کی محبت ایسا چڑھ جاتی ہے دماغ پر کہ کسی اور چیز کی ہوش نہیں رہنے دیتی۔ ایسے لوگ خدا کا ذکر کر ہی نہیں سکتے۔ ایسے لوگ فرض طور پر، سرسری طور پر خدا کا ذکر کریں بھی تو وہ ذکر دل میں ڈوبتا نہیں ہے اور دلوں کی کیفیت کو تبدیل نہیں کرتا۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ جو بھی ایسا کرے گا وہی لوگ ہیں جو بہت گھاٹا کھانے والے ہونگے۔ تو قرآن نے تو کوئی گنجائش نہیں چھوڑی بچ نکلنے کی کہ انسان عذروں کی تلاش کر کے کہیں نہ کہیں

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . the worldclass fabric manufacturers

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Please contact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

اپنامنہ چھپا سکے۔

قرآن کریم نے انسانی فطرت کے ہر پہلو کو اجاگر کر دیا ہے، مضمون کے ہر حصے کو کھول کر بیان کر دیا ہے جیساکہ فرمایا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُم خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْرًا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۳۲) اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ اب یہ بہت غور طلب آیت ہے اس پہلو سے کہ عرب اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہیں کیا کرتے تھے۔ اس زمانے میں یہ دستور نہیں تھا۔ اگر قتل کرتے تھے تو لڑکیوں کو قتل کیا کرتے تھے اور وہ بے عزتی کے ڈر سے قتل کیا کرتے تھے مگر سارے عرب میں کہیں آپ کو یہ رواج نہیں دکھائی دے گا کہ مفلسی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کرتے ہوں۔

یہ دراصل آئندہ زمانے کی ایک پیشگوئی ہے جسے ہم پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ بہت سے ایسے خاندان میں نے دیکھے ہیں جو باوجود اس کے کہ اپنی اولاد کی عظمت چاہتے ہیں، اس کی بڑائی چاہتے ہیں مگر زیادہ بچے نہیں چاہتے تاکہ جائیداد زیادہ لوگوں میں تقسیم نہ ہو اور تھوڑے رہیں اور پھر صاحب دولت ہوں۔ یہ وہ فطرت انسانی ہے جس کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے۔ لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُم خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ اولاد بننے کے بعد ان کو قتل نہیں کیا جاتا، احتیاطیں برتی جاتی ہیں جیسے آج کل فیملی پلاننگ ہے اور فیملی پلاننگ میں خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ایک ضروری پہلو ہے۔ تمام دنیا میں یہ قومیں غریبوں کو یہ نصیحت کرتی ہیں کہ اولاد کم پیدا کرو تاکہ تمہاری غربت دور ہو۔ اور یہ جھوٹ ہے کیونکہ غریبوں کی اولاد زیادہ ہو تو غربت دور ہوا کرتی ہے۔ کہیں دنیا میں غریبوں کی اولاد ان پر بوجھ نہیں بنا کرتی وہ تو اپنے ماں باپ کا سہارا بنتی ہے۔

تو فرمایا لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُم خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ویسے ہی بے وقوفی ہے غربت کے ڈر سے اولادیں قتل کرو گے تو اور بھی غریب ہو جاؤ گے اور جیساکہ میں مثال دینے لگا تھا چین کی مثال ہے۔ غربت کے ڈر سے قانون بنائے، اولادیں قتل کرتے لیکن اس کا کوئی بھی فائدہ چینی اقتصادیات کو نہیں پہنچا۔ یہ ایک تفصیلی مضمون ہے میں نے بہت گہرا جائزہ لیا ہے اِمْلَاق کی وجہ سے اولادیں کم کرنے کا کوئی بھی فائدہ ان کو نہیں پہنچا بلکہ غریب لوگوں نے قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے زیادہ بچے اس غرض سے پیدا کئے۔ چنانچہ بعض چینی خاندانوں میں سات سات، آٹھ آٹھ، دس دس بچے ہیں کہ وہ جانتے تھے کہ اس سے ہماری غربت دور ہو گی اور بچپن سے ہی ان کو کاموں پہ لگایا اس کے نتیجے میں خاندان کی مجموعی طاقت، دولت میں اضافہ ہو گیا۔

لیکن اللہ فرماتا ہے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ رزق تو ہم دیتے ہیں ان کو بھی اور تمہیں بھی اس لئے کس گمان میں بیٹھے ہو کہ رزق تمہاری چالاکیوں کی کمائی ہے۔ اللہ ہی ہے جب وہ فیصلہ فرماتا ہے کسی کو رزق دینے کا تو رزق دیتا ہے اور جب نہیں فیصلہ فرماتا تو رزق نہیں دیتا۔ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْأً كَبِيْرًا خدا کے نزدیک ایسے بچوں کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن اس قتل سے مراد کچھ اور بھی ہے۔ ایسے بچوں کا روحانی قتل بھی اسی آیت میں مراد ہے۔ چنانچہ احادیث نبوی میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اس سے سمجھ آئے گی کہ اصل قتل، اولاد کا روحانی قتل ہوا کرتا ہے اور یہ قتل ہے جو یہاں عام جاری ہے۔ بڑی کثرت سے میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ اپنی اولادوں کو قتل کر رہے ہیں اور اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، الادب المفرد بخاری میں، آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ابرار کو اللہ تعالیٰ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جس طرح تم پر تمہارے والد کا حق ہے اسی طرح تم پر تمہارے بچے کا بھی حق ہے۔ اس حق کو نہ بھولیں آپ۔ آپ کے بچوں کا آپ پر گہرا حق ہے اور اس حق کو کیسے ادا کرنا ہے اس کا ذکر آگے میں بعض احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے حوالے سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے، یہ ابن ماجہ ابواب الادب سے حدیث لی گئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آنا بھی ایک لازمی امر ہے محض حکماً ان سے وہ کام کروانا جو آپ کے نزدیک ان کی دنیا کے لئے بہتر ہیں یہ درست نہیں ہے۔ بہت سے ایسے ماں باپ ہیں جو بچوں کے لئے سب کچھ کرتے ہیں لیکن ڈانٹتے اس وقت ہیں جب وہ دنیا سے روگردانی کر رہے ہوں۔ جب دین سے روگردانی کریں تو ہلکے مونہہ سے ان کو روکتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ یعنی ان کی اصلاح کرنی ہو تو نرمی اور پیار سے گفتگو کرو اور اچھی تربیت کرو اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث ہے حضرت ایوب بن موسیٰؒ کی۔ ترمذی ابواب البر سے لی گئی ہے۔ حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ اچھی تربیت کرے گا تو یہ سب سے اعلیٰ تحفہ ہے جو دے سکتا ہے۔ نہ کہ اموال جمع کر کے ان کو یقین دلانا کہ میرے مرنے کے بعد تمہیں بہت دولت مل جائے گی۔ اس کو تحفوں میں شمار ہی نہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ فرمایا بہترین تحفہ ہے جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے کہ اس کی اچھی تربیت کرے۔

اب ملفوظات میں سے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ فرمایا "ان کی پرورش" یعنی بچوں کی پرورش "محض رحم کے لحاظ سے کرے نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے"۔ رحم کے حوالے سے کرے، اس سے کیا مراد ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا اے میرے اللہ میرے ماں باپ پر رحم فرما جس طرح انہوں نے میری تربیت کی تھی بچپن میں۔ تو یہ رحم تربیت کا مرکزی حصہ ہونا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اپنے بچوں پر رحم کرے گا تو لازمی اس رحم کے نتیجے میں اسے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار سکھائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دنیا کی کمائی اور ورثے کو شمار ہی نہیں فرمایا۔ فرمایا اس طرح رحم کرو جیسے تم خدا کے حضور یہ کہہ سکو کہ اے اللہ میرے ماں باپ پر بھی رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا تھا۔ اگر انہوں نے دین سے ہٹایا ہوتا تو یہ دعا ہو ہی نہیں سکتی تھی کہ میرے ماں باپ پر اس طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھ پر رحم فرمایا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، "نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے"۔ اولاد سے عزت کا سلوک اور نرمی کا سلوک کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ رحم کی توقع رکھتا ہے۔ "نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے"۔ اپنا جانشین بنانے کے لئے جو تم ان سے حسن سلوک کرتے ہو بظاہر وہ ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ فرمایا "بلکہ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کا لحاظ ہو"۔ پیش نظر یہ بات ہو کہ میں متقیوں کا امام ہوں۔ اب ظاہر بات ہے کہ بچوں کو بچپن ہی سے تقویٰ کی تعلیم دی جائے گی تو یہ امید کی جاسکتی ہے کہ آپ متقیوں کے امام بنیں گے۔ اگر بچپن سے ہی ان کی ایسی باتوں سے روگردانی کی جاتی ہے جو نظر آرہی ہیں کہ ان کو دین سے دور لے جا رہی ہیں تو پھر وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی دعا بالکل جھوٹی اور بے معنی ہو جاتی ہے۔

ملاقاتوں کے دوران مجھے اس کا بھی بہت تلخ تجربہ ہوا۔ بعض بچے، بعض بچیاں ایسے نظر آئے جن کی آنکھوں میں ذرہ بھی دین کی پرواہ نہیں تھی۔ ان کی آنکھیں بول رہی تھیں بعض ایسی بچیاں بھی دیکھیں جنہوں نے دوپٹوں سے اپنے سر ڈھانکے ہوئے تھے لیکن ان کا سر ڈھانکنا بتا رہا تھا کہ آج پہلی دفعہ سر ڈھانکا گیا ہے۔ یعنی روز جب وہ خدا کے حضور چلتے پھرتے تھے تو اس وقت سر ڈھانکنے کا کوئی خیال نہیں آیا، جب وہ میرے سامنے پیش ہوئے ہیں تو سر ڈھانک کے آئے۔ ایسی صورت میں میری تکلیف میں دگنا اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ مجھے لگا کہ نعوذباللہ من ذالک یہ میرا شرک کر رہے ہیں۔ جس خدا سے ڈرنا چاہئے اس سے ڈرتے نہیں اور میں ایک عاجز حقیر بندہ جس کی کوئی بھی حیثیت نہیں اس کے سامنے بن سنور کر آتے ہیں اور دکھانا چاہتے ہیں کہ ہم نیک ہیں۔ نیک ہیں تو جس کو دکھانا ہے اس کو دکھائیں۔ وہ خدا ہے جو ہر حال میں آپ پر نظر رکھتا ہے۔ اگر اس کو نہیں دکھانا تو یہ کیسی نیکی ہے۔ اس نیکی میں آپ شرک کی تلخی گھول رہے ہیں۔ جس کو آپ نیکی سمجھ رہے ہیں، ہے تو بدی لیکن اس میں شرک کی تلخی بھی گھل جاتی ہے۔

چنانچہ جب میں نے چھان بین کی تو ان ماں باپ نے اقرار کیا کہ یہ تو بچپن سے ہمارے قابو ہی میں نہیں ہے۔ میں نے کہا یہ بالکل جھوٹ بول رہے ہیں آپ۔ بچپن سے آپ اپنے قابو میں نہیں ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اولاد سے سچا پیار ہو اور انسان انہیں کھینچ کے سینے سے لگائے اور پھر بجائے دنیاداری کے ان کی نیکی کا لحاظ رکھے اور وہ اچانک بے راہرو ہو جائے۔ یہ نہیں ہوا کرتا۔ اولاد آنکھوں کے سامنے بگڑا کرتی ہے۔ جن لوگوں کو احساس نہ ہو وہ آنکھیں بند رکھتے ہیں اس لئے کہ ان کی دنیاداری سے خوش ہو رہے ہوتے ہیں اور دین کی کوئی حقیقی پرواہ نہیں ہوتی۔ مجھے دعا کے لئے کہہ رہے تھے کہ دعا کرو۔ میں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے زندگی بھر کے عمل کے خلاف میری دعا کیا کرے گی۔ مجھے ان سے ہمدردی تو ہے،

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

تکلیف تو ہے مگر آپ کا عمل میری دعا کو جھٹلا رہا ہے۔ میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ ان کو ٹھیک کر دے آپ کا عمل پکار پکار کے کہہ رہا ہے کہ اے خدا بالکل نہیں ٹھیک کرنا۔ ہمیں ایسی ہی تربیت چاہئے تھی جو ہم نے کر دی ہے۔

تو ایسے معاملات اور بھی ہیں جو وقتاً فوقتاً میرے سامنے آتے رہتے ہیں مگر آئندہ سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جن کے متعلق جماعت کو علم ہو وہ ان کی ملاقات ہی کروانی چھوڑ دیں۔ یہ نفس کا دھوکہ ہے جو وہ دیتے ہیں اور مجھے اس سے اور بھی تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کا لحاظ ہو"۔ یہ لحاظ رکھو کہ جن کو پیچھے چھوڑ کے جا رہے ہو وہ متقی ہوں اور خدا کے حضور تم متقیوں کے امام لکھے جاؤ۔ فرماتے ہیں، "اولاد دین کی خادم ہو۔ یہ لحاظ ہو لیکن کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں کہ اولاد دین کی پہلوان ہو۔ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ایسا کرتے ہیں۔ اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل بے خبر ہیں کہ وہ کیوں اولاد کے لئے کوششیں کرتے ہیں اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے ایسا کرتے ہیں اور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں۔ صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شریک یا غیر ان کی جائیداد کا مالک نہ بن جاوے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ وہ دین کی خادم ہو"۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵۹۹)

پھر فرماتے ہیں، "میں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں"۔ یہ کوئی نئی بیماری نہیں ہے یہ فطرت کی بیماری ہے جو بڑی دیر سے چلی آ رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی جو بڑے بڑے خدمت کرنے والے اور جان فدا کرنے والے اور دین کی راہوں میں دوڑ دوڑ کر چلنے والے صحابہ موجود تھے ان میں بھی ایسے لوگ تھے۔ "میں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں وہ محض دنیا کے لئے کرتے ہیں، محبت دنیا ان سے کراتی ہے خدا کے واسطے نہیں کرتے اگر اولاد کی خواہش کرے تو اس نیت سے کرے وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پر نظر کر کے یہ دعا کرے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمہ اسلام کا ذریعہ ہو"۔

اب آپ فرماتے ہیں ایک بچہ کوئی پیدا ہو جائے جو آگے دین کا نام بلند کرنے والا ہو، دین کا کلمہ بلند کرنے والا ہو۔ اس خواہش کے ساتھ وہ اولاد کی خدمت کریں وہ سچی خدمت ہے باقی سب جھوٹ ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنا حال دیکھ لیں۔ کتنی دعائیں کی ہیں مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے، ہر بچے کے لئے دعائیں کی ہیں، اتنی کوشش کی بچپن سے ہی، دین کے سوا ان کی کوئی نظر برداشت نہیں کی۔ بہت تفصیلی واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دین کے معاملے میں اپنے بچوں سے آپ نے نرمی نہیں کی۔ یعنی نرمی کے باوجود آپ کی طرز میں ایک تلخی آجایا کرتی تھی جب دیکھتے تھے کہ دین کے معاملے میں کوئی ہلکی بات کر رہا ہے اور وہ تلخی بظاہر جسمانی سختی نہ ہونے کے باوجود جسمانی سختی سے بہت زیادہ کام کرتی تھی۔ اب یہ سب کچھ اپنی جگہ، بے انتہا دعائیں، اولاد کے پیدا ہونے سے پہلے دعائیں، ان کے پیدا ہونے کے بعد مسلسل ان پر نظر اور یہ عرض کہ ؎

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا   جب آوے وقت میری واپسی کا

کتنی عاجزانہ دعا ہے۔ ان سب کوششوں کے باوجود انحصار نہیں ہے۔ جانتے ہیں کہ میں ایک عاجز بندہ ہوں جب تک اللہ قبول نہیں کرے گا مجھے یہ نصیب نہیں ہوگا کہ جاتی دفعہ میں پیار اور محبت کی نظر ڈالوں۔ میں دیکھوں کہ میری اولاد وہ بن گئی ہے جو عمر بھر میں بنانا چاہتا تھا۔ آپ کیوں اس مثال کو نہیں پکڑتے۔ دیکھتے نہیں کس کو اپنا امام مانا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا امام مانا ہے۔ جن کا اولاد کے متعلق یہ نظریہ تھا۔ گریہ وزاری کرتے ہیں کاش میں ان پر محبت کی نظر ڈال سکوں جب میں واپس ہو رہا ہوں۔ خدا گواہ ہے کہ جب وہ واپس ہوئے ہیں تو انتہائی نیک اولاد پیچھے چھوڑ کر گئے تھے، ہر پہلو سے خدمت دین کرنے والی۔ بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی اسی رنگ میں اونچے ہوئے ہیں اسی رنگ میں لہلہاتے رہے ہیں۔ وہ لہلہاتے تو تھے پر ان میں زردی کبھی نہیں آئی۔ وہ چورا نہیں بنے کہ پھر مٹی میں مل جائیں۔ ان میں سے ہر ایک کے متعلق ہم گواہ ہیں کہ جب تک وہ زندہ رہا اپنی طرف سے انتہائی کوشش کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ دین کا علم بردار بنے، دین کی خدمت کرنے والا بنے۔ "کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمہ اسلام کا ذریعہ ہو۔ ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے"۔

اب ایک اور بات بڑی عظیم فرمائی گئی ہے۔ بہت سے لوگوں نے اولاد کے لئے دعاؤں کی درخواست کی لیکن ان کی درخواست میں غالباً کوئی ملونی نفس کی ہوتی ہوگی کہ وہ اپنی اولاد کو اس لئے دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ ان کے دل کی تسکین کا موجب بنے۔ خواہ نیک ہو یا بد ہو مگر دل کی تسکین کا موجب بنے۔ مگر حضرت زکریاؑ کی دعا اور تھی۔ حضرت زکریاؑ کے بال سفید ہو چکے تھے قرآن کریم کی رو سے شعلے کی طرح سر بھڑک اٹھا تھا اتنی سفیدی آچکی تھی۔ اور وہ عرض کرتے ہیں کہ میری ہڈیوں میں جان تک باقی نہیں رہی۔ ہڈیاں گل گئی ہیں۔ لیکن یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا میں تیری رحمت سے مایوس نہیں ہو سکتا۔ فرمایا ایسی دعا کرو تو پھر زکریاؑ کی طرح تمہیں بھی اولاد نصیب ہوگی پھر تمہیں یحییٰ ملے گا۔ اگر ایسی دعائیں نہیں کرتے یہ دل کی گہری تمنا نہیں ہے تو پھر دنیا میں ایسی اولاد چھوڑ جاؤ گے جس کا کوئی بھی فائدہ نہیں۔ تم چلے جاؤ گے اور اس کے بعد ان پر کیا بنے گی یا مرنے کے بعد تم پر کیا بنے گی اس کی تمہیں کوئی ہوش نہیں ہے۔

ایک چھوٹے سے فقرے میں دیکھیں کیسی پیاری بات فرما دی۔ فرمایا، "کوئی ایسا بچہ پیدا ہو جائے جو اعلائے کلمۂ اسلام کا ذریعہ ہو۔ ایسی پاک خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ زکریا کی طرح اولاد دے دے مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا باغ ہے اور ملک ہے اس کا وارث ہو۔ کوئی شریک اس کو نہ لے جائے۔ مگر وہ اتنا نہیں سوچتے کہ کم بخت جب تو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن، اپنے بیگانے سب برابر ہیں"۔ یہ حقیقت ہے جب انسان مر ہی گیا تو اس کو اس دنیا سے کیا ہے، پیچھے کیا چھوڑا، کیا نہیں چھوڑا اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں کوئی اس کا اختیار نہیں ہے اس پر۔ تو لفظ کم بخت سے طبیعت کو جھنجھوڑا گیا ہے۔ "اتنا نہیں سوچتے کہ کم بخت جب تو مر گیا تو تیرے لئے دوست دشمن، اپنے بیگانے سب برابر ہیں۔ میں نے بہت سے لوگ ایسے دیکھے اور کہتے سنے ہیں کہ دعا کرو کہ اولاد ہو جائے جو اس جائیداد کی وارث ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کے بعد کوئی شریک لے جاوے۔ اولاد ہو جائے خواہ وہ بدمعاش ہی ہو۔ یہ معرفت اسلام رہ گئی ہے"۔ اس لئے اپنی اولاد کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ۔ یہ آیت تو وہی ہے جس کی میں تلاوت پہلے کر چکا ہوں۔

لیکن اب میں آپ کو یہ بات آخر پر سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں نے جہاں تک جائزہ لیا ہے **امریکہ کی جماعت کو اپنی اولاد کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔** کیونکہ بہت سے چہرے تو میں نے دیکھ لئے ہیں اور ان کی آنکھوں نے جو پیغام دیا وہ سن لیا اور سمجھ لیا مگر ہر دفعہ لمبی ملاقاتیں ممکن ہی نہیں ہوا کرتیں اور جماعت کا ایک بھاری حصہ ایسا رہ جاتا ہے جس کے ساتھ میں ملاقات نہیں کر سکتا۔ تو میں تو محض نمونے کے طور پر آپ کو بعض چہرے دکھا سکتا ہوں اس سے زیادہ مجھے کوئی توفیق نہیں ہے۔

اس ضمن میں ایک اور بات میں امریکہ کی جماعت سے کہنا چاہتا تھا وہ لمبی ملاقاتوں کی معذرت ہے۔ اگرچہ میری خواہش یہ ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احمدی دوستوں سے اور ان کے بچوں سے ملوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بعض دفعہ ان کی چند لمحوں کی ملاقات بھی ان کی اولاد کے لئے ساری زندگی کا سرمایہ بن جایا کرتی ہے۔ اسی ملاقات میں بعض لوگوں نے بہت پرانی اپنی بچپن کی تصویریں میرے ساتھ دکھائیں اور کہا کہ ہمارے بچے جو گودیوں میں ہیں یہ ان کا سرمایۂ حیات ہے۔ یہ ساتھ لئے پھرتے ہیں اپنی البموں میں سجاتے ہیں اور کہتے ہیں اس طرح ہمیں گودی میں اٹھایا ہوا تھا حالانکہ اس وقت میں خلیفۃ المسیح بھی نہیں تھا لیکن ان بچوں نے ان لمحات کی قدر کی اور میرے دینی تعلق کو پیش نظر رکھ کر ان تصویروں کو سنبھال کر رکھا اور جب میں دیکھتا ہوں تو بعض دفعہ پہچانا نہیں جاتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے مگر میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ چند لمحوں کی ملاقات بھی بعض دفعہ ایک سرمایۂ حیات بن جایا کرتی ہے۔

مگر وہ لوگ جو ملاقات کی خاطر بعض دفعہ گھنٹوں بیٹھتے ہیں ان کو میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ ان کی تکلیف سے زیادہ میرا دل تکلیف محسوس کرتا ہے۔ مجھے بہت شرم آتی ہے اس بات سے کہ گھنٹوں انتظار کے

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

بعد بے چارے آئے اور کھڑے کھڑے سلام علیکم، چاکلیٹ بچوں کے لئے لے لو، تصویر کھنچواؤ اور رخصت ہو جاؤ۔ اب اس کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ میرا دل سخت ہے۔ میں ان کی تکلیف کو محسوس کرتا ہوں۔ گھنٹوں جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں ان کی تکلیف لحہ لحہ میرے دل پہ گزر رہی ہوتی ہے اور اس میں کوئی بھی شک نہیں، ذرہ بھی اس میں جھوٹ نہیں ہے مگر میں مجبور ہوں کہ جتنے بھی مل سکتے ہیں ان سے مل کر ان چند لحوں میں کوئی ایسی بات کروں کہ ان کی زندگی کا سرمایہ بن سکے اور مجھے پتہ ہے کہ آئندہ جب میں گزر جاؤں گا تو یہی سرمایۂ حیات ہے جو آپ کے بچوں کے کام آئے گا، عمر بھر کا سرمایہ بن جائے گا۔ اگلی نسلوں کے لئے، ان کی صدیاں جو آنے والی ہیں ان سب کا یہ سرمایۂ حیات بن جائے گا۔

اس لئے میں ملاقات سے جتنا مرضی وقت گزرے اس سے تنگ نہیں آتا اور مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام یاد آجاتا ہے کہ لا تَسئَم عَنِ النَّاسِ لوگوں سے تنگ نہ آ۔ اب یہ الہام اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوا مگر یہ اس زمانے کا نقشہ کھینچنے والا الہام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو کبھی بھی لوگوں سے تنگ نہیں آئے۔ آپ کی تحریر پڑھ کے دیکھیں آپ ساری دنیا کو دعوت دے رہے ہیں آؤ۔ غیروں کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ آؤ اور میرے پاس ٹھہرو۔ اور فرماتے ہیں کہ کئی کئی دن ٹھہرو۔ بعض دفعہ جب جانے کا نام لیتے تھے تو آپ کو تکلیف ہوتی تھی کہ نہیں آؤ میرے پاس گھر میں ہی ٹھہرو۔ گھر مہمان خانہ بنا ہوا تھا۔

تو لا تَسئَم عَنِ النَّاسِ کا کیا مطلب ہوا کہ لوگوں سے تنگ نہ آ۔ یہ پیش گوئی تھی کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جب دل کی خواہش کے باوجود تیرے غلاموں کے لئے ممکن نہیں ہوگا کہ ہر ایک سے مل سکیں۔ وہ دل سے تنگ نہیں ہونگے مگر دیکھنے میں یہ نظارہ دکھائی دے گا کہ اتنی مخلوق ملنے والی تو دل میں تنگی ہو سکتی ہے۔ فرمایا لا تَسئَم عَنِ النَّاسِ مسیح موعود علیہ السلام کو جو پیغام ہے وہی پیغام آج میرے لئے بھی ہے اور کل کے آنے والے خلفاء کے لئے بھی ہوگا کہ لوگ بڑھیں گے جوق در جوق شوق سے آئیں گے۔ آگے بعض ایسے زمانے بھی آنے والے ہیں وہ ایک نظر خلیفہ کو دیکھنے کے لئے ترسیں گے اور دیکھیں گے تو ان کا دل ٹھنڈا ہوگا حالانکہ بعض دفعہ گھنٹوں انہوں نے انتظار کیا ہوگا کہ وہ آئے اور ایک جھلک ہم دیکھ لیں۔ دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے اور یہ انسانی فطرت ہے جس شخص کی دل میں کسی پہلو سے عظمت ہو اس کے لئے انسان ایسے ہی کرتا ہے۔ تصویروں میں آپ دیکھتے ہونگے شاید ٹیلیویژن کی خبروں میں بھی دیکھتے ہونگے کہ بعض دفعہ کسی صدر یا کوئین (Queen) وغیرہ کے گزرنے کے لئے سارا سارا دن لوگ دورویہ کھڑے رہتے ہیں اور صرف ایک نظر، اس سے زیادہ کچھ نہیں اور اگر جواباً وہ شخص نظر ڈال لے تو پھر ساری عمر ان کا سرمایہ بن جاتا ہے۔ حالانکہ ان دنیا کی نظروں کی کوئی بھی حیثیت نہیں۔ خدا کے نزدیک تو نظریں کام نہیں آیا کرتیں۔ نظر وہی ہے جو اللہ کی نظر کے تابع ہو۔ پس ایسا زمانہ آئے گا اور ضرور آئے گا کہ اگر کسی شخص نے دیکھا کہ ایک نظر بھی مجھ پر کسی نے ڈال لی ہے تو وہی اس کا سرمایہ حیات ہو جائے گا۔ تو آپ آئندہ دنیا کے لئے، آئندہ صدیوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سرمایہ ہیں اس لئے کیسے ممکن ہے کہ میں آپ کی قدر نہ کروں۔

میں جو باتیں تلخی سے سمجھانے کے لئے کرتا ہوں بعض دفعہ وہ تلخی دکھ کی علامت ہے، غصے کی علامت نہیں۔ کبھی بھی میں تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھتا جماعت کے لوگوں کو۔ ان کو بھی جو چندہ نہیں دے سکتے جن کے دل، جن کی مٹھیاں بند ہیں ان پر بھی میں رحم کی نظر ڈالتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ گھاٹا کھا رہے ہیں۔ قرآن کریم نے صاف بیان کر دیا کہ اولئك هم الخاسرون۔ یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔ تو ان سب کو میں سمجھانے کی کوشش تو کرتا ہوں مگر یاد رکھیں کبھی بھی میری نظر میں یہ حقیر دکھائی نہیں دیتے بلکہ مظلوم دکھائی دیتے ہیں۔ اپنے ہی ہاتھوں کے ظلم کا شکار ہیں۔

پس جو کچھ اس سفر کے دوران گزرا ہے یہ اس کی تشریح کر رہا ہوں اس کی روشنی میں آپ میرے عمل کو جانچیں اور اس کی روشنی میں ہی اپنے عمل کو بھی جانچیں اور اپنی اولاد کی فکر کریں۔ بہت سے بچے ضائع ہو رہے ہیں، غیر معاشرہ ان پر قبضہ کر رہا ہے۔ کبھی کسی دنیا میں غیر معاشرے کو اتنی طاقت گھروں میں داخل ہونے کی نہیں ہوئی جتنی آج ہو چکی ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا یہاں کا میڈیا، یہاں کی ٹیلی ویژن کی تصویریں اور پھر ارد گرد کا ماحول، ناچتے پھرتے بچے دکھائی دیتے ہیں ان باتوں کو روکنے کے لئے جو دنیا کی کوششیں ہیں وہ بھی کریں۔

بعض دفعہ بچوں کو یہ دیکھ کر بہت مزہ آتا ہے کہ بچے تالاب میں پھر رہے ہیں، ننگے دوڑ رہے ہیں، پھر رہے ہیں۔ ان کی تسکین جو ہے نہانے کی اور تیرنے کی وہ تو پوری ہونی چاہئے کسی طریقے سے لیکن اس طرح نہیں جس طرح یہ لوگ کرتے ہیں۔ تو بچپن سے ان کے لئے جن لوگوں نے تالاب بنا لئے، جن کو توفیق ملی ان پر میرا کوئی اعتراض نہیں۔ جن کو خدا نے توفیق دی ہے وہ بے شک بنائیں مگر اتنا دکھاوا نہ کریں کہ وہ تالاب لوگوں کی نظر کے لئے ہوں نہ کہ بچوں کے نہانے کے لئے۔ مجھے یاد ہے، امریکہ آنے سے بہت پہلے بھی مجھے یہ خیال رہتا تھا کہ میری بچیاں بڑی ہونگی تو یہ محسوس نہ کریں کہ ہمیں تیرنا نہیں آیا، نہ ہمیں نہانے کا آزادانہ مزہ آیا۔ اس لئے یہاں کے معاشرے کا تو مجھے خواب و خیال بھی نہیں تھا مگر اپنے فارم پہ میں نے ایک تالاب بنا رکھا تھا چھوٹا سا جس میں میرے بچے مجھ سے سیکھتے تھے۔ ان کے ساتھ ہی خاندان کے اور بچے اور بچیاں آکر پاکیزہ ماحول میں تیرنا بھی سیکھتے تھے اور اپنے مزے پورے کرتے تھے۔ جب یہ بچیاں، ان میں سے دو بڑی بچیاں میں ساتھ لے کر امریکہ آیا تو یہاں کے تالابوں نے ان پر ذرہ بھی اثر نہیں کیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ ہمارا حق ہمیں دیا گیا ہے اور ان پر رحم کرتی تھیں جو اپنا جسم بیچنے کے لئے نہاتے ہیں۔ کراہت سے ان پر نظر پڑتی تھی اور اپنے متعلق پورا اطمینان تھا کہ ہمارا جو حق ہے ہمیں عطا کیا گیا ہے۔ تو یہ میں باتیں اس وقت کی کر رہا ہوں جب میں ابھی امریکہ نہیں آیا تھا۔

تو یہاں کے لوگ اگر اس نیت سے تالاب بنانے کی توفیق رکھتے ہوں کہ گھر میں پاکیزہ ماحول میں ان کی تربیت ہو سکے تو ہرگز کوئی برائی کی بات نہیں ہے۔ اس کو تکاثر اور تفاخر نہیں کہتے مگر تالاب کے بہانے اگر اتنے بڑے بڑے ہال بنائے جائیں، اتنی بڑی بڑی چکوزیاں ہوں کہ دیکھتے ہی طبیعت میں کراہت پیدا ہو یہ تو کوئی مومنانہ طریق نہیں ہے۔ اس سے تو اگر بچے یہاں نہائیں گے بھی تو بیرونی معاشرے کی اور بھی زیادہ قدر کریں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ ہمارے ماں باپ نے انہی کو اپنی بڑائی کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔ تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو میرے اس سفر کے دوران تجربے میں شامل ہیں ان کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا۔ جن کو توفیق ہے ضرور تالاب بنائیں مگر بچوں کے ساتھ مل کر ان کو تیرنا بھی سکھائیں، ان کو ساتھ ساتھ بتائیں کہ باہر کی دنیا کی طرف نظر نہ کرو، وہ گندے لوگ ہیں۔ اپنی حفاظت کرو، اپنے دین کی حفاظت کرو تو یہی تالاب ان کے لئے رحمت کا موجب بن جائیں گے۔

پس میں وقت کے لحاظ سے، چونکہ وقت پورا ہو چکا ہے، مزید کچھ کہنے کی بجائے اب آپ سب سے اجازت چاہتا ہوں۔ ابھی ایک دو دن تک مجھے انشاء اللہ امریکہ سے واپس انگلستان کے لئے روانہ ہونا ہے۔ عرض ہے کہ آپ دعا میں یاد رکھیں۔ جن مقاصد کے لئے میں آیا تھا اللہ تعالیٰ ان مقاصد کو پورا فرمائے اور میرے جانے کے بعد بھی میری باتیں باقی رہ جائیں جو دل پر گرفت کرنے والی ہوں۔ پھر میں ہوں یا نہ ہوں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو، ہمیشہ آپ کا نگہبان ہو۔ اس کے بعد اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔

جلسہ سالانہ جرمنی پر آنے والے معزز مہمانوں کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے

خوشخبری

ضامن صحت — عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت — ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں
اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری میں تشریف لائیں

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ

MAYBACH STR 2
69214 EPPELHEIM (GAWEBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG -GERMANY
Tel :0 6221-79240 Fax: 06221-792425

بقیہ:مختصرات از صفحہ اول

سے بڑا Devil ہے وہ اپنے ذاتی اقتدار کے لئے ہر قسم کی شیطنت اختیار کر سکتا ہے جیسے کہ آدم کے وقت ہوا۔اس لئے Devilish Character میں آتش غضب ہوتی ہے اور آدم کو گیلی مٹی سے جو Vegetation پیدا کرتی ہے اس سے پیدا کیا۔

☆......Amnesty International کے متعلق آپ کے کیا نظریات ہیں؟۔ حضور انور نے فرمایا میرے خیالات اسلامی احکامات کے مطابق ہیں۔ کسی شخص کو کسی دوسرے کی جان لینے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر ایسا ہو جائے تو اسلام نے اس سلسلہ میں کھلی کھلی تفصیلات بیان کی ہیں جن میں فریقین کی پوزیشن کا خیال رکھا گیا ہے اور معافی یا فدیہ کے احکامات اور شرائط بھی تفصیل کے ساتھ بتائے گئے ہیں۔

☆......میں نے اسلام اور عیسائیت کا مطالعہ کیا ہے اور R.E. کی ٹیچر ہوں۔ اسلام کی سکولوں میں مذہبی تعلیم دئے جانے کے بارے میں حضور روشنی ڈالیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے زیر مطالعہ کتابوں میں قذافی یا خمینی اسلام پڑھنے کو ملا ہو۔ مجھے برٹش سیکرٹری آف ایجوکیشن سے گفتگو کا موقع ملا تو میں نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ مذہبی عقائد سکولوں میں نہ سکھائے جائیں اور انہوں نے میرے ساتھ اتفاق کیا تھا اس لئے میں آپ کو R.E. سے روکنا چاہتا ہوں۔ صرف اخلاقیات کی تعلیم دیں۔ سکولوں میں مذہبی تعلیم Bad Blood کا باعث بن جاتی ہے۔

☆......ہومیوپیتھی شفا بھی بخشتی ہے لیکن اگر تمام کوششوں کے باوجود مریض ٹھیک نہ ہو تو کیا ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی کو Mix کر لیا جائے؟ حضور نے فرمایا اگر شفا نہ ہو تو ہومیو پیتھ کا فرض ہے کہ وہ اسے ایلوپیتھ ڈاکٹر کے پاس بھیجے اور دونوں کو Mix نہ کرے۔

☆......کیا ہومیوپیتھی آپ کے مذہب کا جزو ہے؟ حضور نے فرمایا اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ مذہب کی طرف lead کرتی ہے۔ اسکا موجد ہانمن کوئی مذہبی آدمی نہیں تھا۔ جانوروں کو بھی ہومیوپیتھی سے اسی طرح شفا ملتی ہے جس طرح انسانوں کو اور جانوروں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اور وباؤں کے زمانے میں بھی سب کو یکساں طور پر شفا ملتی ہے جو کسی مذہبی اثر کا نتیجہ نہیں ہوتیں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ جانوروں کے سینگ کا Cancer عموماً لاعلاج ہوتا ہے لیکن خدا کے فضل سے ہومیو علاج شفا بخشتا ہے۔

☆......کیا قدرتی مصائب اور حادثات عذاب ہوتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا Natural Disasters انسانی تہذیب کو ترقی دیتے ہیں۔ اور ان کے رد عمل کے طور پر سائنس ترقی کرتی ہے۔ ان تمام مسائل کے وجوہات اور حل میری نئی کتاب (Revelation,Rationality,Knowledge & Truth) میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔

☆......کیا مختلف مذاہب کے لوگوں کو آپس میں شادی کرنی چاہئے؟ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے شادی کے معاملے میں perfection کو تلاش کریں۔ شادی میں مذہبی مطابقت اہم رول ادا کرتی ہے۔ عورت بچوں کو اپنے مذہب اور خاوند اپنے مذہب کی طرف کھینچتا ہے اور اس کھینچا تانی میں بچوں اور گھر کے امن و آشتی پر اثر پڑتا ہے۔

سوموار، ۲۷/جولائی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ۲۸/مارچ ۱۹۹۶ء کو منعقد کی گئی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۷۴ نشر مکرر کے طور پر براڈکاسٹ ہوئی۔

منگل، ۲۸/جولائی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۶۱ منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز سورۃ الفتح سے ہوا اور آیت نمبر ۸ تک ترجمہ اور ضروری تشریح پیش کی گئی۔

بدھ، ۲۹/جولائی ۱۹۹۸ء:

آج جلسہ سالانہ یوکے کی انتہائی مصروفیات کی وجہ سے ترجمۃ القرآن کلاس منعقد نہ ہو سکی۔ اس کی جگہ ایک گزشتہ کلاس نمبر ۱۷ جو ۲۰/جولائی ۱۹۹۵ء کو منعقد ہوئی تھی نشر کی گئی۔

جمعرات، ۳۰/جولائی ۱۹۹۸ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۴۸ جو ۳/اپریل ۱۹۹۶ء کو براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۳۱/جولائی ۱۹۹۸ء:

آج جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۳ویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف ...... الخ کی لطیف تفسیر و تشریح فرمائی اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو اس قرآنی ارشاد کے اعلیٰ معیار پر پورا اترنے کی سنہری نصائح اور مشورہ جات سے نوازا۔

ہفتہ، یکم اگست ۱۹۹۸ء:

آج جلسہ سالانہ یوکے کا دوسرا دن تھا۔ بعد دوپہر کے پروگرام کے آغاز میں مکرم امیر صاحب یوکے نے مختلف ممالک کے بعض لیڈروں کے خیرسگالی کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ جن میں برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر۔ طوالو کے گورنر، برطانیہ کی ٹوری پارٹی کے لیڈر ولیم ہیگ شامل ہیں۔ ان کے علاوہ سویڈن کی صاحب اقتدار پارٹی کے ممبر، Isl of White کے چیئرمین، جزائر فجی کے بعض چیفس کی طرف سے موصولہ پیغام بھی پیش کئے گئے۔

کارروائی کا آغاز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہونے پر تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب نے سورۃ الفتح کی ابتدائی آیات سے کی۔ نظم کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ لیبر پارٹی کے ایک اہم ممبر آنریبل مسٹر ٹام کاکس (Rt.Hon. Mr.Tom Cox. M.P.) نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ تقریر فرمائیں گے۔ مسٹر ٹام کاکس نے جماعت احمدیہ اور حضور ایدہ اللہ کے متعلق خصوصیت سے حضور کی تازہ تصنیف کے حوالہ سے بہت عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔ (اہم پیغامات انشاء اللہ الفضل میں الگ شائع کئے جائیں گے)۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ آج خدا کے فضلوں کے گننے کی کوشش کا دن ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے جماعت کی ترقیات الٰہی نصرت و تائیدات کے ایمان افروز کوائف بیان فرمائے۔ (خطاب کا قدرے تفصیلی خلاصہ الگ الفضل میں شائع کیا جائے گا)۔

اتوار، ۲/اگست ۱۹۹۸ء:

۱۱ بجکر ۱۵ منٹ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ سوال وجواب کی محفل منعقد ہوئی۔ جس کی مختصر کارروائی ہدیہ قارئین ہے:

☆......میں عیسائی پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ حضور سے وضاحت کی درخواست ہے؟۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید کے مطابق له الاسماء الحسنیٰ ۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اس لئے کوئی ایسا نام جس میں بت پرستی کا شائبہ بھی ہو اسے نہیں دینا چاہئے۔

☆......میں Virgin Birth پر یقین رکھتا ہوں۔ کیا Partogenic اولاد میں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں؟ حضور نے فرمایا کہ ریسرچ نے ثابت کر دیا ہے کہ Virgin Birth ممکن ہے اور ان Cases میں لڑکیاں ہی پیدا نہیں ہوتیں بلکہ لڑکے بھی ہوتے ہیں۔

☆......میں آج احمدیت میں شامل ہونا چاہتا ہوں لیکن ماں کی مخالفت کا سامنا ہے۔ حضور نے فرمایا انسانی زندگی کا مقصد خدا سے محبت کرنا ہے جو رحمان ہے۔ ماں نے آپ کو نو مہینے رحم میں رکھا۔ اور جس خدا نے آپ کے لئے سب کچھ پیدا کیا، اس کا نام رحمان ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ماؤں سے اسی لئے محبت کرنے کو کہا کہ تم اس کے رحم میں رہے اور رحمان نے تمہاری حفاظت کی اور اس نے ازل سے تمہاری حفاظت کی اور اس وقت سے بھی جب تم ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور مستقبل کی ضروریات بھی بہم پہنچا رکھی ہیں۔ جب انسان نے سائنس کی ایجادات کیں اور ڈائناسور کا زمانہ آیا تو بہت سے لوگوں نے خیال کیا کہ وہ اچانک اتنی گہری زمین میں کیوں دفن ہو گئے۔ اور اب سائنس دان یہ نتیجہ نکال رہے ہیں کہ ڈائناسور ضائع نہیں ہوئے تھے اور ان سے پٹرول بنا جو خدا تعالیٰ کی رحمانیت کا ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمانیت ہر رحمی رشتے پر فوقیت رکھتی ہے۔

☆......بعض لوگ نیک اور روحانیت کی طرف مائل پیدا ہوتے ہیں اور بعض اس کے برعکس، اس کی کیا وجہ ہے۔ حضور نے فرمایا قرآن مجید فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے اور خدا میں کوئی برائی نہیں۔ حضرت عیسیٰ نے بھی یہی کہا تھا، آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا کہ ہر بچہ خدا کی فطرت پر نیکی کے ساتھ پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اور ماحول اسے بگاڑ دیتے ہیں۔

☆......ہم لوگوں کو مذہبی رواداری کا یقین کس طرح دلائیں جبکہ ہر ایک اپنے آپ کو ٹھیک اور دوسرے کو غلط سمجھتا ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا مذہب کے نام پر نفرت مذہبی لیڈرز پیدا کرتے ہیں۔ بگڑی تگڑی مذہبی لیڈرشپ نفرت پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔

☆......پاکستانی حکومت اور احمدیوں کے تعلقات کیسے ہیں؟ حضور نے فرمایا جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہماری طرف سے تو Excellent ہیں اور باقی کے متعلق بہتر ہے کچھ نہ کہا جائے۔

☆......بینک سے سود لینے کے بارے میں کیا رہنمائی ہے؟۔ حضور نے فرمایا کہ اسلام نے سود کو Reject کیا ہے۔ دنیا میں تمام Crisis سود کی وجہ سے ہیں۔ اس کی وجہ سے بڑی بڑی جنگیں ہوئیں اور تیسری جنگ عظیم بھی اس وجہ سے ہوگی۔ کینیڈا میں میں نے اس کے متعلق ایک لمبی تقریر کی اور سب حاضرین نے میرے ساتھ اتفاق کیا لیکن انہوں نے کہا کہ ہم اس سسٹم کو بدل نہیں سکتے۔

☆......Gay اور Lasbian کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضور نے فرمایا میرے خیال بھی وہی ہیں جو بائبل کے ہیں۔ اس کی وجہ سے اُس زمانہ میں دو شہر مکمل طور پر تباہ ہو گئے تھے۔ یوگنڈا میں جو ہوا وہ سب جانتے ہیں۔ اور Aids Speculators جانتے ہیں کہ وہ تمام علاقے تباہ ہو جائیں گے اور اس کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہی۔ امریکہ میں میرے ایک مذاکرے میں Top Aids Specialists موجود تھے۔ وہ قرآن میں بیان کردہ باتوں کو سن کر بہت متعجب ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ ایک قسم کی طاعون ہے۔ علامات بہت مشابہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا Aids Virus بہت پھیل چکا ہے۔ انگلستان میں بھی کم از کم ۴۰ فیصد اس کے Poten-tial Victims ہیں۔

☆......کوسووا (Cosova) کے Problem کے بارے میں آپ کو کہاں تک علم ہے اور ان کا کیا حل ہے؟ حضور انور نے فرمایا امریکہ نے ان کی مدد کا وعدہ کیا اور وہ منتظر رہے لیکن زیادہ تباہی کے سوا کچھ برآمد نہ ہوا۔ اس لئے خون خرابے کے بغیر کامیابی کی plan بنائیں۔ میں نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ وہ بغاوت جس میں زیادہ خون بہے اس کا کوئی فائدہ نہیں لیکن اگر وہ مل کر ذہانت اور عقلمندی کے ساتھ فیصلے کریں تو کامیاب ہو جائیں گے۔ انہوں نے سنا تو ضرور لیکن بھول گئے۔

☆...... کیا احمدی World Bank میں کام کر سکتے ہیں ؟ حضور نے فرمایا ہاں احمدی کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ پالیسی بنانے کی ذمہ داری ان پر نہیں۔

☆...... ایک نئے احمدی کو حضور کا مشورہ کیا ہے ؟ فرمایا اچھا احمدی بنو۔

☆...... آج دنیا جمہوریت کے لئے اتنی کوششیں کر رہی ہے۔ کیا جمہوریت فیل نہیں ہو گئی ہے ؟ حضور نے فرمایا کہ میرا یقین ہے کہ وہ فیل نہیں ہوئی کیونکہ اسے کبھی عمل میں نہیں لایا گیا۔

☆...... کلچر اور مذہب میں کیا فرق ہے ؟ فرمایا اگر کلچر مذہب سے متصادم اور متضاد نہیں تو ہمیں اسے reject کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ اس میں کئی خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ ایک ہی ملک میں کئی کلچر پائے جاتے ہیں۔ مثلاً کینیڈا، فرانس، اٹلی، برطانیہ، جرمنی وغیرہ میں تو یہ تمام کلچر مل کر سوسائٹی کا ایک خوبصورت گلدستہ بناتے ہیں۔

مندرجہ بالا کے علاوہ چند اور سوالات بھی کئے گئے جن کے جوابات حضور انور نے ارشاد فرمائے۔

سوال و جواب کی محفل کے بعد عالمی بیعت ہوئی جس کا روح پرور نظارہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ بعد ازاں جلسہ برطانیہ کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ بیان فرمائی۔

سوموار، ۳ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۴۹ جو ۹ر اپریل ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۴ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج ۲۶ر جولائی ۱۹۹۵ء کو منعقد کی گئی ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۷ دوبارہ نشر کی گئی۔

بدھ، ۵ر اگست ۱۹۹۸ء :

جلسہ سالانہ یو۔کے۔ کی مصروفیات کی وجہ سے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۳۷ دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعرات، ۶ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۵۰ جو ۱۰ر اپریل ۱۹۹۶ء کو دکھائی جا چکی تھی مکرر پیش کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۷ر اگست ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے مہمانوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی وہ مجلس سوال و جواب جو ۲۷ر جولائی ۱۹۹۸ء کو ریکارڈ کی گئی تھی نشر کی گئی۔ حضور انور کی سٹوڈیو میں تشریف آوری سے قبل مکرم امام صاحب نے فرمایا کہ آج خدا کے فضل سے ایم ٹی اے کا سٹوڈیو غیر معمولی طور پر پُر ہے کیونکہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بہت سے احباب و خواتین مختلف ممالک سے تشریف لائے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کی بنیاد رکھی تھی تو فرمایا تھا کہ ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پیئے گی۔ آج یہ نظارہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کس طرح مختلف ممالک کی مختلف قومیں اور نسلیں مختلف زبانیں بولنے والے اکٹھے ہو کر اس چشمے سے سیراب ہو رہے ہیں۔ جب حضور انور اسٹوڈیو میں تشریف لائے تو مہمانوں کی کثیر تعداد پر اظہار مسرت فرمایا اور مختصر تعارفی کلمات کے بعد سوال و جواب شروع ہوئے جس کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے :

☆...... میں نے Extra Terrestial Life کے متعلق حضور انور کا پروگرام دیکھا تھا تو کیا واقعی کوئی ایسی مخلوق ہے ؟ حضور انور نے فرمایا، میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ Aliens زمین پر اتر آتے ہیں۔ البتہ قرآن مجید نے ایسے دابّہ کا ذکر کیا ہے جو نہ تیرتے ہیں نہ اڑتے ہیں۔ اور یہ دوسرے Planets میں موجود ہیں اور ان کے جمع کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ وہ Communications کے ذریعہ مل سکتے ہیں۔ جن Aliens کا آپ ذکر کرتے ہیں وہ نہیں ہیں۔

☆...... کیا احمدی دونوں ہاتھ لٹکا کر نماز پڑھ سکتے ہیں ؟ حضور نے جواباً فرمایا یہ حضرت امام مالک کی پریکٹس تھی۔ وہ ہاتھ باندھا کرتے تھے لیکن جب انہوں نے چیف قاضی بننے سے انکار کر دیا تو کوڑے مارے جانے کی وجہ سے ان کے ہاتھ شل ہو گئے اور وہ ہاتھ لٹکانے پر مجبور تھے۔ حضور انور نے فرمایا ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دینی چاہئے۔ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔

☆...... کیا کسی کافر کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے ؟ یا اگر کسی غیر احمدی نے مسجد میں کچھ بنوا کر لگوا دیا ہے تو احمدی نماز پڑھ سکتے ہیں ؟ حضور انور نے فرمایا اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں اس کے ساتھ کسی کو نہیں پکارنا چاہئے۔ کس نے بنائی سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور انور نے مزید تشریح کی کہ کافر مسجد بنائے گا ہی کیوں ؟۔ ہاں Monument کے طور پر انگریز بھی بنا لیتے ہیں۔ جیسے کہ ایک انگریز نے مسجد ووکنگ Monument کے طور پر بنائی تھی۔

☆...... ایک سوال یہ ہوا کہ عرب کیوں احمدی نہیں ہوتے ؟ حضور انور نے فرمایا اس میں قصور کس کا ہے ؟ اگر وہ خدا کی پکار (Call) نہ سنیں تو کیا کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی یہی ہوا۔ عرب کہتے ہیں کہ ان کی باتیں نہ سنو اور نہ ان سے ملو۔ آج ہم اسی دور سے گزر رہے ہیں۔ علماء عربوں کو احمدیوں کے متعلق جھوٹی باتیں بتاتے ہیں جس طرح کفار بتاتے تھے۔ تاریخ دہرائی جا رہی ہے لیکن اب ایم ٹی اے کے ذریعے عرب براہ راست پروگرام سنتے ہیں۔ اور مجھے لکھتے ہیں اور بیعتیں بھی کرتے ہیں لیکن بہت سے ان میں سے زیادہ جرأت والے نہیں ہیں لیکن اب ان کے دل مائل ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ جلد ہی ان کی بزدلی کی جگہ خدا کا خوف لے لے گا اور وہ احمدیت قبول کر لیں گے۔

☆...... ہمارے ملک میں جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو لوکل امام صاحب سبحان اللہ کا ورد تسبیح کے دانوں پر کرتے ہیں۔ کیا یہ اچھی پریکٹس ہے ؟۔ حضور انور نے فرمایا ہم نے آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ایسی پریکٹس نہیں سنی۔ بہترین پریکٹس وہی ہے جو آنحضرت ﷺ، آپؐ کے صحابہؓ، تابعین اور تبع تابعین نے کی۔ اس لئے ان ہی کی اتباع کرنی چاہئے۔

☆...... افریقہ میں بہت سے لوگ بغیر شادی کے رہتے ہیں اور بچے بھی پیدا ہوتے ہیں اور کئی سال بعد شادی کرتے ہیں۔ کئی احمدی بھی ایسا کرتے ہیں۔ حضور رہنمائی فرمائیں ؟۔ حضور نے فرمایا کہ ان کے ماضی پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ وہ اپنے ملک کی روایت پر عمل کر رہے ہیں۔ اگر وہ عوام میں رہتے ہیں اور عوام نے ان کو میاں بیوی کی حیثیت سے قبول کر لیا ہوا ہے تو کسی کو یہ حق نہیں کہ ان کی اولاد کو ناجائز قرار دے۔ ہاں جب اسلام ان پر ظاہر ہو جائے تو نکاح کر لیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ ہر قوم میں شادی کے رواج مختلف ہیں اس لئے اولاد کے سلسلے میں بھی وہی رواج قابل قبول ہونے چاہئیں۔ رواج غیر اسلامی ہو سکتا ہے لیکن بچہ خدا کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس لئے بچے پر کوئی برا اثر نہیں پڑے گا۔ کسی بھی ملک میں شادی کے بارے میں ملکی رواج قابل قبول ہیں۔

☆...... ان کے علاوہ Ghost اور وفات یافتہ لوگوں کے گھروں میں دعوتیں وغیرہ کرنے کے رواج پر بھی سوال کئے گئے۔

(امتہ المجید چوہدری)

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ر اگست ۱۹۹۸ء کو بمسجد فضل لندن میں بعد نماز عصر حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆...... مکرم ملک نصیر احمد صاحب، صدر جماعت وہاڑی۔ ۴ر اگست ۱۹۹۸ء کو انہیں صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد جانے پر گاڑی سے اترتے ہوئے فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا۔

☆...... مکرم ضیاء الحق شمس صاحب۔ صدر جماعت ڈوزل ڈوف جرمنی۔ جلسہ سالانہ یوکے ۱۹۹۸ء سے واپسی پر گھر سے کچھ فاصلے پر کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ بہت مخلص اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔

☆...... مکرمہ روبینہ شمس صاحبہ اہلیہ مکرم ضیاء الحق صاحب شمس۔ کار کے حادثہ میں زخمی ہوئیں اور چند روز بعد (۱۲ر اگست) کو وفات پا گئیں۔

☆...... مکرم حمود الرحمٰن خان صاحب قائد ضلع سرگودھا۔ ۸، ۹ اگست ۱۹۹۸ء کی درمیانی شب کو دو افراد نے گھر میں داخل ہو کر فائر کئے جس کے نتیجہ میں شہید ہو گئے۔

☆...... مکرمہ صاحبزادی لمۃ المجید صاحبہ (بی بی موجن) بیگم بریگیڈئر وقیع الزمان صاحب مرحوم۔ لاہور

☆...... مکرم سید امین احمد صاحب۔ کراچی

☆...... مکرمہ بدر جہاں بیگم صاحبہ (والدہ صفی الدین محمود صاحب آف لندن)۔

☆...... مکرم عبد العزیز ونیس صاحب۔ مربی سلسلہ ربوہ

☆...... مکرم صوفی خدا بخش عبد زیروی صاحب۔ ربوہ

☆...... مکرم چوہدری رشید احمد صاحب (والد مکرم مبشر احمد صاحب کاہلوں) ربوہ

☆...... مکرم ملک ممتاز احمد صاحب۔ فیصل آباد

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

مکرمہ منصورہ اعجاز صاحبہ مرحومہ

(چوہدری اعجاز احمد۔ لندن)

میری اہلیہ مرحومہ منصورہ اعجاز صاحبہ، میری ساتھی، میرے بچوں کی نہایت مشفق ماں، خلافت پر نثار ہونے والی، علیحدگی میں سوز وگداز سے لمبی نمازیں ادا کرنے والی، دعاؤں میں مثالی رنگ بھرنے والی، شوق لقاء باری کے لئے بے چین رہنے والی بندی ۳۳ سال میرا ساتھ دے کر ۹ر مئی ۱۹۹۸ء کو ۵۶ سال کی عمر میں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی جسے ملنے کی اسے بہت جلدی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم آف لاہور ہاؤس ربوہ کی بیٹی اور حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ مرحومہ کا جنازہ حضور اقدس نے مسجد فضل لندن میں پڑھایا اور ازراہ شفقت و احسان جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ مرحومہ تین لڑکے اور تین لڑکیاں یادگار چھوڑ کر احمدیہ قبرستان لندن کے قطعہ موصیان میں دفن ہوئیں۔

منصورہ جبیں نے اپنی تمام تعلیم ربوہ میں حاصل کی۔ ڈگری کے بعد تقدیر الٰہی سے ان کا رشتہ میرے والدین نے خاکسار کے لئے پسند کر کے نکاح کے بعد رخصتی لے کر دلہن کو ۱۹۶۵ء میں میرے پاس لندن بھجوا دیا۔ لندن میں مقیم ان کی دو کلاس فیلوز نے ائرپورٹ پر ان کو پہچان کر مجھ سے ملایا اور ان کو اپنے گھر لے کر پہنچا۔

مرحومہ عملی طور پر ساری زندگی صحتمند رہیں۔ صرف ایک سال پہلے کینسر کی بیماری کا پتہ چلا جبکہ بیماری بہت بڑھ چکی تھی۔ فوری آپریشن ہوا۔ اس کے بعد مرحومہ نے ہسپتال کے علاج کی بجائے ہومیو پیتھی کو ترجیح دی اور صرف حضور اقدس کا علاج جاری رکھا۔ اس بیماری میں صحت نے بتدریج گرنا ہی تھا سو گرتی چلی گئی۔ تاہم حضور اقدس کی مشفقانہ دعاؤں اور دواؤں کا یہ کرشمہ رہا کہ مرحومہ بیماری کے دوران آخری وقت تک ہر قسم کی دردوں سے بچی رہی حالانکہ شدید دردیں اس بیماری کا ایک لازمی حصہ ہوتی ہیں۔ دوران بیماری مجھے بتایا کہ میں اپنی صحت و زندگی کے لئے کتنا بھی زور لگاؤں دعا نہیں نکلتی۔ زبان رکی رہتی ہے۔ دعا نکلتی ہے تو صرف حضرت امیر المومنین کی صحت و سلامتی کے لئے اور اسلام احمدیت کی ترقی کے لئے۔ بس یہی سارا وقت دعا کرتی رہتی ہوں۔

مرحومہ اپنی زندگی کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے اطلاعات پا چکی تھیں مثلاً:

☆......یہ کہ ان کی زندگی دو سال باقی ہے اور اس کے بعد دو ہی سال زندہ رہیں۔

☆......وقت کے تعین کے لحاظ سے یہ عید الاضحیٰ کے دو دن بعد یا دو ماہ بعد وفات ہوگی۔

چنانچہ عید الاضحیٰ کے دو ماہ پورے ہوئے تو اگلی صبح وفات پائی۔

اس کے علاوہ مرحومہ کے کئی عزیزوں، پیاروں اور دوستوں نے بھی بہت سی خبریں پائی تھیں جو پوری ہونے کے علاوہ بہت ہی قابل رشک تھیں اور مرحومہ کی نیک سیرت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہیں۔

مرحومہ کی زندگی کے پہلو جو مجھے بہت ہی پسند تھے ان میں سے اولین یہ تھا کہ علیحدگی میں نمازیں لمبی اور سنوار کر ادا کرتی تھیں۔ خاص دعاؤں کے مواقع اتنے پرسوز ہوتے تھے کہ پاس والا یہ گمان کئے بغیر نہ رہ سکتا کہ یہ دعا قبول ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ذکر الٰہی بہت محبوب مشغلہ تھا۔ روزمرہ کا دستور تھا کہ چلتے پھرتے، سفر و حضر میں، کچن میں کام کرتے جتنا بھی موقعہ ملتا اسمیں ذکر الٰہی میں مصروف رہتیں۔ سوتے وقت ہمیشہ باقاعدگی سے دوپٹہ اوڑھ کر سوتیں تاکہ ذکر الٰہی کرتے کرتے سو جائیں۔ اور جب رات کو پہلو بدلنے سے آنکھ کھل جائے تو بلا توقف پھر سے ذکر الٰہی جاری رکھ سکے۔ بیماری میں جب کمزوری اور بے چینی زیادہ ہوگئی تو اپنا دوپٹہ خود سنبھال نہیں سکتی تھیں۔ بار بار کروٹ بدلنے کی وجہ سے آنے جانے والوں سے اپنے سر پر دوپٹہ ٹھیک کرواتیں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتیں۔

بیماری کے آخری ایام میں بڑی حسرت سے کہتیں کہ اب لمبی نماز نہیں پڑھ سکتی اور مختصر سے تسلی نہیں ہوتی۔ بعد ازاں بیماری اور بڑھی تو اس دکھ کا اظہار بھی کیا کہ رکعات کی تعداد کا علم نہیں رہتا کیا کروں۔ تلاوت نہ کر پاتیں تو دوسروں سے تلاوت سنتیں اور تسکین پاتیں۔ رو کر کہتیں کہ تلاوت سن کر میری بیماری کم ہو جاتی ہے اور بہت سکون ملتا ہے۔ بیماری کی ایسی حالت میں جیسے بھی بن پڑا مرحومہ بڑی استقامت و صبر سے وقت گزارتی رہیں۔ جب ادویہ نے کام کرنا چھوڑ دیا اور خوراک بھی اندر جانا بند ہو گئی تو ایک رات بے چینی اور گھبراہٹ اتنی زیادہ ہو گئی کہ اس کی تاب نہ لا سکی تو سورۃ یاسین پوری سننے کے بعد آخری دو منٹ لمبے لمبے سانس لئے اور اپنے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئیں جس کو ملنے کے لئے بہت بے چین تھیں۔ آخری سانس کے وقت چہرے پر تکلیف اور تناؤ کا بہت اثر تھا جو کہ دیکھتے ہی دیکھتے فوراً پرسکون مسکراتے چہرہ میں بدل گیا۔

مرحومہ کو جہاں اپنے خالق و مالک سے ملنے کا شوق تھا وہاں اپنے حساب کتاب سے بھی بہت خائف رہتی تھیں۔ ایک رات اسی فکر میں سارا وقت جاگ کر ذکر الٰہی اور استغفار کرتے گزار دی جبکہ اللہ تعالیٰ نے بھی جواباً اسے کچھ کچھ دیر بعد فلا توجل کے الفاظ میں تسلی دیتا رہا کہ تو کوئی ڈر نہ کر۔

مرحومہ کو جھوٹ، ظلم اور ناانصافی سے سخت نفرت تھی۔ حق اور مظلوم کا کھل کر ساتھ دیتی خواہ خود پریشانی یا تکلیف ہی اٹھانا پڑتی۔ غریبوں کی اپنی استعداد کے مطابق امداد کرنے میں حتی المقدور کوشاں رہتی تھیں۔ اپنے بچوں کو پابندیٔ صوم و صلوٰۃ، راستی، خدمت دین، فدائیت خلافت اور دعاؤں کے لئے ہمیشہ ترغیب و ہدایت دیتی رہتی تھیں۔

مرحومہ کو اپنی دعاؤں پر بہت بھروسہ تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر غیر معمولی توکل تھا۔ چند سال قبل مکان کی توسیع وغیرہ کرانے کا کام کروایا جا رہا تھا کہ بعض بڑے بڑے غیر متوقع کام بوجہ مجبوری کرنے پڑ گئے اور اندازے سے کہیں بڑھ کر کام کروانا پڑ گیا جس کی وجہ سے ابھی بہت سارے کام باقی تھے کہ ساری رقم ختم ہو گئی۔ ہمارے ایک صاحب حیثیت عزیز نے ہمیں کچھ رقم قرض دینے کا اظہار کیا ہوا تھا اس لئے اس پر بھروسہ کئے بیٹھے تھے۔ چنانچہ جب خاکسار ان کے گھر اس قرض کی درخواست لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے کچھ مجبوری سی ظاہر کر دی تو مجھے بڑا دھکا سا لگا۔ میں نے اسی وقت وہیں یہ فیصلہ کر لیا کہ کسی سے بھی اب قرض نہیں مانگنا۔ اللہ تعالیٰ جب بھی جیسا بھی سامان پیدا کرے گا تب باقی کام کروائیں گے۔

جب گھر لوٹا تو مرحومہ کو بھی میری طرح سخت پریشانی ہوئی کہ گھر ٹوٹا پھوٹا ہے اس میں کتنا عرصہ رہیں گے۔ مجھ سے پوچھا اب کیا ہوگا۔ کیا کوئی اور بندوبست کر سکتے ہو تو میں نے کہا کہ مجھے تو کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا جہاں سے اتنی بڑی رقم مل سکے۔ اس پریشانی کی حالت میں ہم نے رات گزار دی۔ صبح ناشتہ کے بعد مرحومہ نے کہا "اچھا تو انہوں نے انکار کر دیا ہے اور اب کوئی امید بھی نہیں......" اس کے بعد یکدم تحدی سے بولیں، "آپ اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے تمام تعمیری کاموں کو جاری رکھیں۔ کسی ایک کام کو بھی بند نہیں کرنا۔ سب کام معیاری طور پر ختم کرانے ہیں۔ ان کاموں کے ساتھ اب وہ کام بھی آج ہی شروع کرا دیں جن کاموں کو رقم کی قلت کی وجہ سے ہم نے دو سال تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یاد رکھیں کام ایک دن کے لئے بھی بند نہ ہونے پائے"۔ میں نے حیرت سے پوچھا کیا کوئی خواب دیکھا ہے یا پھر کسی سے قرض ملنے کی امید ہے؟ کہنے لگیں، "میں نے کوئی خواب دیکھا ہے اور نہ ہی کسی نے مجھے قرض دینے کے لئے اشارہ کیا ہے بس آپ کام جاری رکھیں"۔ میں نے کہا کہ سازو سامان والے اور مزدوری کرنے والے تو رقم کی آمد کا انتظار نہیں کر سکتے ایسے ہی ہمیں کہیں شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ یہ تو کئی ہزار پونڈ کا معاملہ ہے اس لئے ہمیں تمام کام اس وقت تک روک دینے چاہئیں جب تک اللہ تعالیٰ رقم کا بندوبست نہ کر دے۔

مرحومہ نے پھر زور دار الفاظ میں کہا "ہرگز نہیں۔ ایک دن کے لئے بھی کام بند نہیں کرنا۔ ہم نے کسی سے رقم مانگنی ہے نہ ہی کوئی کام بند کرنا ہے بلکہ وہ سارے کام بھی ابھی کرنے ہیں جن کو دو سال بعد کرنے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ خود سامان پیدا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہم نے دعا کرنی ہے"۔ میں نے کچھ کہنے کی کوشش کی تو کہنے لگیں، "آپ کا کام صرف کام کروانا ہے کراتے جائیں رقم کی ذمہ داری میری ہے۔ ہر ہفتہ ضرورت کے مطابق مجھ سے آ کر رقم لے لیا کریں"۔ میں حیرت زدہ اور گم سم ہو کر چپ ہو گیا۔ چنانچہ کام جاری رکھا گیا اور اللہ تبارک تعالیٰ احسن الرازقین ضرورت کے مطابق حیرت انگیز طور پر ساتھ ساتھ بڑی بڑی رقوم کا بندوبست کرتا رہا حتی کہ کام احسن طور پر اور معیاری طور پر مکمل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس عرصہ میں مجھے تین بار یہ خیال آیا کہ فلاں فلاں جگہ سے رقوم مل گئی ہیں اور کہاں سے آئیں گی۔ اب تو کام بند کرنا ہی پڑے گا مگر تینوں دفعہ مرحومہ نے غیر متزلزل طور پر اپنے پہلے والے الفاظ دہرائے کہ کام بند نہیں کرنا اور جو کام نہیں بھی کرنے تھے وہ بھی ابھی کرنے ہیں۔ ہفتہ کے اخیر پر مجھ سے رقم لے لیں۔ یہ سن کر مجھے سخت حیرت ہوتی تھی مگر ہر دفعہ اللہ تعالیٰ اپنی بندی کا ساتھ دیتا اور حیرت انگیز طور پر عین وقت پر بڑی بڑی رقوم کا خود بندوبست کر دیتا اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ سارے کام بخیر و خوبی مکمل ہو گئے۔

ایک دوسرا قابل ذکر واقعہ یہ بھی ہے کہ تین سال قبل ہمارے ذرائع آمد میں عارضی طور پر خاصی کمی آگئی اور خلل آ گیا۔ بہت تشویش تھی کہ وقت کیسے گزرے گا۔ ایسی حالت میں ایک دن مرحومہ نے کہا کہ ابھی بینک جائیں اور حساب کا پتہ کریں۔ ایک دو پونڈ جو اکاؤنٹ کھلا رکھنے کے لئے ضروری ہیں اس کے علاوہ سب رقم نکلوا کر چندہ میں دے آئیں۔ چنانچہ یہ تین صد کے قریب رقم تھی جو نکلوا کر اسی روز چندہ میں دے کر رسید لے کر گھر لوٹا۔ الحمد للہ ہمارا بعد کا وقت غیر متوقع طور پر خود بخود پہلے سے بہتر ہو گیا۔

مرحومہ انفاق فی سبیل اللہ کے لئے فراخ دل رکھتی تھیں اور تمام تحریکات میں حصہ لیتی تھیں۔ وقتاً فوقتاً اپنے زیور کا کوئی نہ کوئی حصہ چندہ میں دے دیتی تھیں۔ مرحومہ کے پاس بہت زیور تھا مگر وفات کے وقت صرف سونے کی ایک زنجیر اور دو چوڑیاں باقی تھیں جو پہن رکھی تھیں اور یہ اپنی دونوں بیٹیوں کو دینے کے لئے کہہ گئی تھیں۔

اس کے علاوہ جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا مگر ہمیشہ عام سی ڈیوٹی ادا کرنا پسند کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی کوششوں اور خدمات کو قبول فرما کر اس کے درجات بلند کرے اور اللہ تعالیٰ ہم سب پسماندگان کو مرحومہ کی نیک مثالوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اس کی نیک خواہشات اور کاموں کو آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

☆......☆......☆

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

زار روس کی تدفین

خدا کی ایک تقدیر کے ظہور کا اعلان ہے

مملکت روس کا شہنشاہ زار روس ۱۹۱۸ء میں بالشویکوں کے ہاتھوں مع اپنے خاندان کے قتل ہوا اور اس طرح انقلاب روس کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ میں کی تھی کہ "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"۔ جن حالات میں وہ قتل ہوا وہ بہت دردناک تھے اور اس کا حالِ زار تاریخ کے صفحات میں رقم ہو چکا ہے۔ کیمونزم کا انقلاب مذہب اور خدا کے خلاف ایک ایسی منظم بغاوت تھی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

اب گزشتہ ماہ، اسّی سال کے بعد زار روس کی ہڈیاں اکٹھی کر کے عیسائی طریق پر جنازہ پڑھ کر شاہی اعزاز کے ساتھ دفن کی گئیں۔ یہ گویا اس کمیونسٹ نظام کے خاتمہ کا اعلان تھا جس کے ہاتھوں میں زار حالِ زار کو پہنچا تھا۔ وہ جو مذہب کو زمین سے اور خدا کو آسمان سے نکالنے کا عزم لے کر اٹھے تھے وہ خود ہی جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔

چونکہ اس زمانہ میں لوگوں کو خدا اور مذہب اسلام کی طرف بلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے کئے گئے ہیں اس لئے آپؑ کو اور آپؑ کے خلفاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیمونزم کے انقلاب کے اٹھنے اور گرنے کے بارہ میں بھی وقت سے پہلے بتادیا گیا تھا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب Cammunism & Democracy، شائع کردہ وکالت تبشیر ربوہ میں فرماتے ہیں۔ (انگریزی سے ترجمہ):

"میں امریکہ کے لوگوں کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کیمونزم ایک ایسی برائی ہے جس کے بارہ میں بہت پہلے سے انتباہ کیا جا چکا تھا۔ پہلے حزقیل نبی، پھر Book of Revelarions میں یحییٰؑ کے ذریعہ، پھر نبی کریم ﷺ کے ذریعہ اس کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں ہے۔ ہمارے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شر کے خلاف متعدد بار ۱۹۰۳ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیان اپنے الہامات کی بناء پر انتباہ فرمایا۔ یہ عمل آپ کے خلیفہ اور پسر موعود یعنی میرے ذریعہ سے جاری ہے۔ ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مندرجہ ذیل الہام ہوا: "ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۷۸ مورخہ ۱۰/جولائی ۱۹۰۵ء)

یہ پیشگوئی گزشتہ چھیالیس سال سے بار بار اور وسیع طور پر شائع شدہ ہے۔ یہ وضاحت سے بتاتی ہے کہ کوریا ایک نازک خطہ بننے والا ہے اور ایک مشرقی طاقت اس کے معاملات میں الجھے گی۔ یہ ایک معروف بات ہے کہ صدی کے آغاز سے ہی روس کوریا کے معاملات میں گہری دلچسپی لیتا رہا ہے۔ کوریا میں حالیہ تبدیلیوں کے پیش نظر اس الہام کی اہمیت پر مزید تبصرہ غیر ضروری ہے۔

میں خود اپنی دو رویاء کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی رویاء میں نے ۱۹۴۳ء کے آغاز میں دیکھی تھی۔ یہ ۱۴/اپریل ۱۹۴۳ء کے الفضل کے صفحہ ۴ پر شائع ہوئی تھی۔ یہ رویاء واضح طور پر اشارہ کرتی تھی کہ روس کا اثر چین میں پھیل جائے گا۔ یہ وہ وقت تھا جب روس جرمنی کے ہاتھوں سخت دباؤ کا شکار تھا اور چین جاپان کے رحم و کرم پر تھا۔ بعد میں واقعات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا کہ کیمونزم چین میں غالب آگیا۔

دوسری رویاء مجھے ۱۹۴۶ء کے وسط کے قریب دکھائی گئی تھی اور بڑی وضاحت سے روزنامہ الفضل میں ۲۳/اگست ۱۹۴۶ء کو شائع ہوئی تھی۔ مختصراً یہ کہ میں نے ایک پہاڑ دیکھا جس میں تین محرابیں تھیں۔ روس درمیانی محراب میں کھڑا تھا۔ امریکہ جنوبی طرف واقع محراب میں اور انگلستان مغربی طرف کی محراب میں۔ لگتا تھا ان کے درمیان کوئی تنازعہ ہوا ہے جس کے دوران امریکہ اور انگلستان روس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے۔ انگلستان نے مجھے اشارہ کیا کہ میں اس کی مدد کروں۔ چنانچہ میں نے روس پر فائر کئے لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تب روس محراب سے باہر نکلا اور دوڑ پڑا۔ میں اس کے پیچھے دوڑا اور اسے جالیا۔ اس نے میری طرف رخ پھیرا اور کہا کہ تم بے شک مجھ پر فائرنگ کئے جاؤ لیکن ایک وقت مقرر ہے۔ پہلے میں تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے اس پر کئی بار فائر کئے اور اگرچہ چھرّے اس کے جسم میں غائب ہوتے گئے لیکن اس کو کوئی زخم نہ آیا اور چلا گیا۔

اس تعلق میں میں نے اور بھی کئی رویاء دیکھے ہیں جو گزشتہ چالیس سال کے دوران چھپتے رہے ہیں۔ وہ ظاہر کرتے ہیں کہ شروع میں روس کے خلاف کچھ بھی کارگر نہ ہوگا لیکن آخرکار میری اور میری جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے خدا اسے تباہ کر دے گا۔

ان سب کشوف کا مطلب یہی ہے کہ کیمونزم کی تباہی خدا کے ہاتھوں مقدر ہے لیکن ایسا زمینی اسباب سے نہیں بلکہ روحانی ذرائع سے ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ امریکہ اور مغرب کے لوگ خدا کی آواز پر کان دھریں اور اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کریں"۔

(Cammunism & Democracy by Hazrat Mirza Bashiruddin Mahmood Ahmad p:1-3)

جب کیمونزم کا نظام گرنے کو آیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے جانشین سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کشفاً بتایا کہ "Friday the 10th" یعنی کوئی بہت اہم واقعہ دس تاریخ کو جمعہ کے روز ظہور میں آئے گا۔ چنانچہ جس روز برلن کی دیوار گری اور یورپ میں کیمونزم کا حصار ٹوٹا اس روز انگریزی مہینے کی بھی دس تاریخ تھی اور قمری مہینے کی بھی دس تاریخ تھی اور دن بھی جمعہ کا تھا اور وقت بھی رات دس بجے کا تھا۔ یہ نہایت اہم واقعہ بغیر امریکہ اور برطانیہ کے کسی حملہ کے ہوا اور خدائی تقدیر بعض روحانی ذرائع یعنی برگزیدہ بندوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئی۔ یہ دنیا بہرحال عالم اسباب ہے اس لئے ان دعاؤں نے ایسے اندرونی اور بیرونی حالات پیدا کئے کہ کیمونزم کے بت پر کاری ضرب لگی البتہ اس کے مکمل خاتمہ کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں "یہ ضروری ہے کہ امریکہ اور مغرب کے لوگ خدا کی آواز پر کان دھریں اور اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کریں"۔ پس ایک خدا کی تقدیر وہ تھی جب روسی قوم نے جس کے سر پر اس وقت کیمونزم کا بھوت سوار تھا اپنے بادشاہ اور اس کے خاندان کو سخت حالت زار میں مبتلا کر کے تہ تیغ کر دیا اور دوسری تقدیر یہ ہے کہ ۸۰ سال بعد وہی قوم اس نظام سے بیزار ہو کر سجدۂ سہو بجا لاتی ہوئی بادشاہ کی بچی کھچی ہڈیاں اکٹھی کر کے شاہی اعزاز کے ساتھ دفن کر رہی ہے۔ یہ بالفعل اس نظام کی تباہی کا اعلان ہے جس کی خبر خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کو قبل از وقت دے دی تھی۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

بقیہ: اکرام ضیف از صفحہ نمبر ۳

پر مخالفت کرتے تھے اور بڑے جوش سے کرتے تھے۔ ہم ان کی مخالفت کو سنتے اور جیسا کہ حکم تھا نہایت ادب اور محبت سے ان یک تواضع کرتے رہے آخر جب ان سے میں نے مباحثہ لاہور کے پرچے مانگے تو اس کے بعد وہ بہت جلد تشریف لے گئے اور وعدہ کر گئے کہ جاتے ہی بھیج دوں گا۔ ان کے ساتھ ہی وہ مباحثہ کے کاغذات ختم ہوئے باوجودیکہ وہ مخالفت پر اتر آیا تھا اور مخالفت کرتا رہا مگر حضرت اقدس نے اس لئے کہ وہ مہمان تھا اس کے اکرام اور تواضع کے لئے ہم سب کو حکم دیا اور سب نے اس کی تعمیل کی۔ اس نے مباحثہ وغیرہ تو کوئی نہ کیا اور چپکے سے چل دیا۔

بغدادی مولوی کا واقعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی کوئی دعویٰ نہ کیا تھا۔ آپ مجاہدات کر رہے تھے اور عام آدمیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے۔ ایک مولوی آیا جو بغدادی مولوی کے نام سے مشہور تھا۔ خصوصیت سے وہ وہابیوں کا بہت دشمن تھا اور جہاں جاتا ان کی بہت مخالفت کرتا تھا۔ وہ قادیان میں بھی آیا تھا باوجودیکہ وہ بہت گالیاں دیتا تھا حضرت اقدس نے اس کی بہت خدمت و تواضع کی اور اکرام مہمان کے شعار کو ہاتھ سے نہ دیا۔ وہ اپنے وعظ میں وہابیوں کو گالیاں دیتا رہا۔ بعد میں لوگوں نے کہا کہ جس کے گھر میں تم ٹھہرے ہوئے ہو وہ بھی تو وہابی ہے پھر وہ چپ ہو گیا۔ حضرت اقدس نے اس واقعہ کو خود بیان کیا ہے مگر اس کا نام نہیں لیا۔ احسان کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"ایک عرب ہمارے ہاں آیا۔ وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا یہاں تک کہ جب اس کے سامنے وہابیوں کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیوں پر اتر آتا۔ اس نے یہاں آکر بھی سخت گالیاں دینی شروع کیں۔ اور وہابیوں کو برا بھلا کہنے لگا۔ ہم نے اس کی کچھ پرواہ نہ کر کے اس کی خدمت خوب کی اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی اور ایک دن جبکہ وہ غصہ میں بھرا ہوا وہابیوں کو خوب گالیاں دے رہا تھا کسی شخص نے اسکو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا ہی ضروری سمجھتا ہوں"۔ (بدر ۱۴/جولائی ۱۹۰۷ء)

ڈاکٹر پینل کا واقعہ

بنوں کے ایک میڈیکل مشنری ڈاکٹر پینل تھے۔ یہ شخص بڑا دولت مند اور آنریری طور پر کام کرتا تھا۔ بنوں اور اس کے نواح میں اس نے اپنا دجل پھیلایا۔ ایک مرتبہ وہ ہندوستان کے سفر پر بائیسکل پر نکلا اور اس نے اپنے ساتھ کچھ نہیں لیا تھا۔ ایک مسلمان لڑکا بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہ قادیان میں آیا اور یہاں ٹھہرا۔ حضرت اقدس نے باوجودیکہ وہ عیسائی اور سلسلہ کا دشمن تھا۔ اس کی خاطر تواضع اور مہمان داری کے لئے متعلقین لنگر خانہ اور دوسرے احباب کو خاص طور پر تاکید فرمائی اور ہر طرح اس کی خاطر و مدارات ہوئی۔ اس نے اپنے اخبار تحفہ سرحد بنوں میں غالباً اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ اور آپ کا یہ طریق تھا کہ آپ مہمانوں کے آنے پر لنگر خانہ والوں کو خاص تاکید فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ۲۵/دسمبر ۱۹۰۳ء کو جب کہ بہت سے مہمان بیرونجات سے آگئے تھے میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلا کر فرمایا کہ:

"دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کرو"۔

(اخبار البدر ۸/جنوری صفحہ ۲-۳)

اور یہ ایک مرتبہ نہیں ہمیشہ ایسی تاکید کرتے رہتے۔ بعض وقت یہ بھی فرماتے کہ میں نے تم پر حجت پوری کر دی ہے۔ اگر تم نے غفلت کی تو اب خدا کے حضور تم جوابدہ ہو گے۔

ایسا ہی ایک مرتبہ ۲۲/اکتوبر ۱۹۰۴ء کو فرمایا:

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے۔ ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلادیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہئے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائم مقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔

(اخبار الحکم ۲۴/نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱-۲)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST, 6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت مصلح موعودؓ اور قبولیت دعا

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ رمارچ ۹۸ء میں مجلۃ الجامعہ سے یہ واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ مکرم میاں روشن دین صاحب صراف کے بیٹے ۴۷ء میں بیمار ہوگئے اور آپ اُسے اپنے ہمراہ قادیان لے گئے جہاں کئی ڈاکٹروں سے علاج ہوتا رہا لیکن آخر میں سب نے مشورہ دیا کہ لڑکے کو لاہور لے جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں دعا کیلئے عرض کی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ بچہ مجھے لاکر دکھائیں۔ جب بچہ کو حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؓ نے دعا کرتے ہوئے لاہور جانے کی اجازت دی اور یہ بھی فرمایا کہ میں دعا کرتا رہوں گا۔ ...... لاہور میں میو ہسپتال کے سرجن نے مایوس ہوکر کہہ دیا کہ یہ لڑکا نہیں بچے گا، اِسے واپس لے جاؤ چنانچہ بچہ کو واپس لے آئے لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں سے یہ کرشمہ دکھایا کہ بچے کے پیٹ میں جو غدودیں پیپ سے بھر گئی تھیں ان کی پیپ ناف کے ذریعہ خارج ہوتی گئی اور بچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے صحتیاب ہوگیا۔

-......☆......☆......☆......-

قبول احمدیت بذریعہ خواب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۷ رمارچ ۹۸ء میں مکرم ملک بہادر خاں صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے اُن کے بیٹے مکرم ایم کے ملک صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ کے والد جن دنوں گروٹ میں بطور ہیڈماسٹر تعینات تھے تو علاقہ کے مضافات سے آکر بورڈنگ ہاؤس میں بعض طلبہ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایک روز ایک طالبعلم کی والدہ آپ کے گھر آئی تو ایک کمرہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر حیرت اور بے اختیاری میں محترم ملک بہادر خانصاحب کی اہلیہ سے دریافت کیا کہ یہ کس کی تصویر ہے۔ جب اُسے بتایا گیا تو وہ کہنے لگی کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو اُس کو کئی مرتبہ خواب میں دکھائی دیئے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارے بھان (گاؤں) اور اس کے اردگرد کے علاقہ میں قرآن کریم کا درس ہوا کرے گا اور سب لوگ اس میں شامل ہوا کریں گے۔ اس خاتون کا تعلق اُس بھان سے تھا جس کے اردگرد کے علاقہ میں محترم حافظ ابوذر صاحب درس قرآن دیا کرتے تھے۔ چنانچہ مذکورہ خاتون نے محترم حافظ صاحب سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے خود گروٹ آکر محترم ملک بہادر خانصاحب سے رابطہ کیا اور پھر کچھ ہی عرصہ میں قادیان جاکر قبول احمدیت کی سعادت پائی۔

-......☆......☆......☆......-

یاد محمودؓ

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱ رمارچ ۹۸ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب کا ایک مضمون "مجلۃ الجامعہ" سے منقول ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آغاز جوانی سے ہی حضورؓ کی خدمت میں رہنے کا موقعہ ملا جبکہ آپؓ ابھی منصب خلافت پر فائز نہیں ہوئے تھے۔ میرے والد صاحب ۱۹۰۳ء میں فوت ہوچکے تھے اور میری رہائش اپنے بھائی عبدالرحمٰن صاحب کے پاس تھی جو بدقسمتی سے ۱۹۱۴ء میں غیر مبائعین میں شامل ہوگئے۔ ۱۹۱۷ء میں اُنہوں نے مجھے مزید تعلیم کے لئے لاہور بھیجا تو رہائش کا انتظام مولوی صدر دین صاحب کے پاس کروایا جہاں میں قریباً ایک ماہ ہی رہا تھا کہ ایک روز میں نے ایک کوٹھی پر "احمدیہ ہوسٹل" کا بورڈ دیکھا۔ میں نے اندر جاکر لڑکوں سے ملاقات کی جو سب داڑھیاں رکھے ہوئے تھے اور اُن کے چہروں سے نیکی ٹپکتی تھی۔ میں نے بھی اپنا سامان وہیں منگوالیا اور احمدیہ ہوسٹل میں داخل ہوگیا۔ گرمیوں کی تعطیلات میں جب شملہ گیا تو بھائی صاحب سے کھلم کھلا اختلاف ہوگیا۔ بحث مباحثہ کے بعد وہ مجھ سے مایوس ہوگئے اور ایک بار دباؤ ڈالنے کے بعد پھر کبھی سختی نہ کی۔ لیکن بھائی صاحب سے اختلاف کے بعد حضرت مصلح موعودؓ نے خیال فرمایا کہ شائد مجھے مالی تنگی نہ پیش آئے اس لئے ازراہ شفقت اتنے ہی وظیفہ کی پیشکش فرمائی جو مجھے گھر سے خرچ ملتا تھا۔ میں نے عرض کردیا کہ مجھے ضرورت نہیں لیکن مجھے احساس ہوگیا کہ میرے لئے اپنے حقیقی بھائی سے بہت زیادہ شفقت رکھنے والا انسان موجود ہے۔

۱۹۲۱ء میں B.A. کرکے میں شملہ میں ملازم ہوگیا۔ پھر ملازمت چھوڑ کر لاء کالج میں داخلہ لیا لیکن پڑھائی کی طرف توجہ کم تھی اور دینیات کی طرف زیادہ اس لئے دوسرے سال کامیاب نہ ہوسکا اور پھر پڑھائی چھوڑ کر ہوم ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کرلی۔ یہ ڈیپارٹمنٹ موسم سرما میں شملہ سے دہلی منتقل ہوجاتا تھا اور قادیان سے یہ دوری میرے لئے ناقابل برداشت تھی اس لئے ۲۵ء میں استعفیٰ دے کر قادیان چلا گیا جہاں احمدیہ سکول میں انگریزی پڑھانے لگا۔ حضورؓ بار بار فرماتے کہ LLB کے لئے داخلہ بھیج دو لیکن میں ٹال مٹول کرتا رہا تاکہ ایسا نہ ہو کہ LLB کے بعد مجھے قادیان سے باہر جانے کا حکم ہوجائے۔ ایک بار حضورؓ نے ایک سفر سے واپس تشریف لانے کے بعد دریافت فرمایا کہ داخلہ بھیج دیا ہے؟ عرض کیا ابھی نہیں۔ فرمایا فوراً بھیج دو۔ چنانچہ داخلہ بھیج دیا اور اُسی سال اللہ تعالیٰ نے کامیاب بھی فرمادیا۔ لیکن پھر وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا یعنی حضورؓ نے حکم دیا کہ فوراً گورداسپور میں پریکٹس شروع کردوں۔ اُنہی دنوں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے رؤیا میں دیکھا کہ میں گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر بیٹھا بے تکلفی کے ساتھ باتیں کررہا ہوں پھر ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ وہ حضورؓ کی باتیں سننا چاہتا ہے جس پر یوں معلوم ہوا کہ حضورؓ وہاں تشریف لے آئے ہیں اور اُسے قرآن کریم پڑھ کر سناتے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر حضورؓ نے مجھے یہ فرمائی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیوی عزت دے گا اور آپ کی وجہ سے حکام کو سلسلہ کی طرف متوجہ کرے گا۔

حضرت مصلح موعودؓ کے حکم کے مطابق ۲ رجنوری ۱۹۲۶ء سے میں نے گورداسپور میں پریکٹس شروع کردی اور تقسیم ملک تک وہیں رہا۔ ہر ہفتہ کی شام سائیکل پر میں قادیان چلا جاتا اور پیر کی صبح واپس آجاتا۔ سارے سال میں شاید ہی کوئی ہفتہ ہوتا جبکہ قادیان نہ جاسکتا۔ حضورؓ کی کشش میرے لئے ایسی تھی کہ میں اُسے بیان نہیں کرسکتا اور یہ ہمیشہ بڑھتی ہی رہی۔

مکرم مرزا صاحب نے اپنے مضمون میں متعدد واقعات بھی تحریر کئے ہیں جن سے اظہار ہوتا ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ اپنے خدام کے ساتھ کتنی شفقت فرمایا کرتے تھے۔

-......☆......☆......☆......-

حضرت حکیم اللہ بخش صاحبؓ

حضرت حکیم اللہ بخش صاحبؓ کی رہائش قادیان کے قریب ہی کے ایک گاؤں میں تھی اور آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بعثت سے قبل بھی ملنے والے تھے۔ آپؓ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور اسی شوق کی خاطر مختلف دیہات میں جایا کرتے تھے۔ پنجابی زبان کے شاعر تھے اور اس خداداد وصف کو بھی دعوت الی اللہ کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ایک وقت اپنا گاؤں چھوڑ کر قادیان میں ہی آبسے اور کچھ عرصہ حضرت اماں جانؓ کی ڈیوڑھی میں دربان کی خدمت کی سعادت بھی حاصل کی۔ محلہ دارالبرکات میں اپنا مکان بھی بنانے کی توفیق پائی۔ جب آپؓ نے حضرت مصلح موعودؓ سے مکان کی بنیاد رکھنے کی درخواست کی تو حضورؓ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اس شرط پر آؤں گا کہ آپ مجھے وہ کہانی سنائیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے آپ کو سنائی تھی۔ ...... چنانچہ حضورؓ تشریف لائے اور میدان میں پڑی ہوئی اینٹوں پر بیٹھ گئے۔ حضرت حکیم صاحبؓ نے حسبِ فرمائش یہ کہانی سنائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی شہر میں ایک نیک انسان رہتا تھا جو معالج بھی تھا اور اپنی خوبیوں کی وجہ سے ہردلعزیز تھا۔ لیکن اُس کا ایک پڑوسی اُس سے حسد کرنے لگا۔ نیک آدمی نے اپنے پڑوسی کو حسد کی تکلیف سے بچانے کے لئے نقلِ مکانی کرلی اور نئی جگہ جاکر وہاں بھی ویسا ہی مقبول ہوگیا۔ جب اُس کی شہرت اُس حاسد تک پہنچی تو حاسد نے اپنی بیوی سے مشورہ کیا جو اُسی کی طرح کم ظرف اور حاسد تھی۔ دونوں نے مشورہ کرکے نیک شخص کو ٹھکانے لگانے کا پروگرام بنایا اور پھر وہ حاسد اُس نیک شخص کے پاس گیا اور بہت اچھی باتیں کرکے اُسے باور کرانے کی کوشش کی کہ وہ بھی اس کا ہمدرد ہے۔ نیک شخص نے اپنی سادگی اور نیکی کی وجہ سے اُس کی خوب خاطر مدارت کی اور تحفے تحائف دیئے اور اپنے محلات اور باغات کی سیر کروائی۔ ایک دن حاسد نے اُس سے کہا کہ آپ نے مجھے ہر جگہ کی سیر کروادی ہے سوائے باغ کے ایک کونے کی۔ نیک شخص کہنے لگا کہ مجھے جس شخص نے یہ باغ تحفہ میں دیا تھا اُس نے وصیت کی تھی کہ اس کونے میں ایک اندھا کنواں ہے جس میں بھوت رہتے ہیں اس لئے اس طرف کبھی نہ جانا۔ حاسد اصرار کرنے لگا کہ میں تو ضرور وہ کنواں دیکھ کر ہی جاؤں گا۔ چنانچہ اُس کے پیہم اصرار اور جذبہ مہمان نوازی سے مجبور ہوکر نیک آدمی اپنے مہمان کو اُدھر لے گیا۔ حاسد نے کنوئیں میں جھانکا اور کہنے لگا کہ اندر کوئی بھوت نہیں ہے آپ بھی دیکھ کر تسلی کرلیں۔ اس نیک شخص نے جیسے ہی کنوئیں میں جھانکا حاسد نے اُسے دھکا دے دیا اور پھر خوش خوش واپس روانہ ہوگیا تاکہ اپنی بیوی کو یہ خبر سنا سکے۔ دوسری طرف نیک انسان کو کنوئیں میں جنوں نے پکڑلیا اور بعض نے کہا کہ اسے قتل کردینا چاہئے مگر بعض دوسروں نے کہا کہ یہ ایک نیک انسان ہے اور دوسروں کے لئے فائدہ مند ہے۔ اور آج تو ملک کے بادشاہ کا قاصد اس کی طرف آرہا ہے کیونکہ بادشاہ اپنی بیٹی کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ کسی نے کہا کہ کیا یہ شہزادی کا علاج کرسکے گا؟ اُن کے سردار نے کہا کہ شہزادی کا علاج مشکل نہیں اور یہ تو اپنے گھر کی سفید بلی کے چند بالوں کی دھونی دے کر ہی اس بیمار کی بیماری کو دور کرسکتا ہے...... مشورے کے بعد اس نیک شخص کو عزت و آرام کے ساتھ باہر پہنچادیا گیا۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا تو اُس نے شہزادی کا علاج اُسی طریق پر کیا جیسا کہ جنوں کے سردار نے بتایا تھا۔ شہزادی صحتیاب ہوئی تو بادشاہ نے انعام و اکرام کے علاوہ شہزادی کی شادی بھی اُسی نیک شخص سے کردی اور بادشاہ کے مرنے کے بعد اُسے تاج و تخت بھی مل گیا۔......

حضرت حکیم صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ کہانی سناکر فرمایا کہ اللہ بخش تم دیکھو گے کہ حاسد اپنے حسد کی آگ میں جلتے رہیں گے اور ناکامی کا منہ دیکھیں گے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کامیابیوں اور برکتوں سے نوازے گا۔

حضرت حکیم اللہ بخش صاحبؓ کا مختصر ذکر خیر آپؓ کے نواسے مکرم مولانا عبدالباسط شاہد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱ رمارچ ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

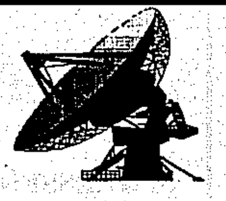

21/08/98 - 27/08/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

Friday 21st August 1998
27 Rabi-ul-Sani

00.05 Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.45 Children's Corner: Yassarnal Quran Class No. 11
01.05 Liqa Ma'al Arab: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.10 Quiz Programme: Part 53 'History of Ahmadiyyat'
02.50 Urdu Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
03.55 Learning Arabic: No. 5
04.15 Speech By Abdul Rashid Tabassum "Tarbiyyat Olaad"
04.50 Homoeopathy Class - No.154 (R)
06.00 Tilawat, Seerut-Un-Nabi, News
06.45 Children's Corner : Yassarnal Quran Class No. 11 (R)
07.05 Pushto Prog: Speech By Arshad Ahmad Khan Sahib
07.50 From the Archives: Haqeeqat ul Mehdi, "Tabarrukaat" J/S 1964
08.35 Liqa Ma'al Arab - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
09.40 Urdu Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
10.45 Computers for Everyone No. 72
11.30 Bengali Service : An Example from the life of Marhum Mulvi Muhammad Sahib
12.00 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50 Nazm, Darood Shareef.
13.00 Friday Sermon by Huzoor
14.05 Documentary: Qillah Jhelum
14.40 Rencontre Avec Les Francophones With French Speaking Guests
15.40 Liqaa Ma'al Arab: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.50 Friday Sermon by Huzoor (R)
18.00 Tilawat, Seerat-un-Nabi
18.30 Urdu Class (New) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.35 German Service
20.35 Children's Corner with Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.10 Medical Matters with Dr.Mujeeb ul Haq Sahib, Guest: Dr. Naeem Ahmad Sahib Rec 19.03.96
21.35 Friday Sermon (R) With Hazur
22.50 Rencontre Avec Les Francophones (R) With French Speaking Guests

Saturday 22nd August 1998
28 Rabi-ul-Sani

00.05 Tilawat, Dars Hadith, News
00.30 Children's Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.05 Liqa Ma'al Arab with Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.10 Friday Sermon (R) with Hazur
03.10 Urdu Class : (New) With Hadhrat Khalifatul Masih IV
04.15 Computers For Everyone Pt. 72
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: with Huzoor
07.20 Saraiky Programme: Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 06.01.95, Dars Malfoozat
08.25 Medical Matters with Dr. Mujeebul Haq Sahib, Guest Dr. Naeem Ahmad Sahib:Rec.19.3.96
09.00 Liqa Ma'al Arab(R) With Hazur
10.00 Urdu Class (R) With Hazur
11.10 MTA Variety: A meeting with Malik Salahuddin: (Qadian) P.3
12.00 Tilawat, News
12.35 Learning Danish: Lesson No. 4
13.00 Indonesian Hour: Dars Quran, Malfoozat and more ....
14.00 Bengali Service: A Taleemi class on Prayers & more...............
15.00 Children Class: (NEW)
16.10 Liqaa Ma'al Arab (R)
17.15 Tafseer ul Kabir: M. Adilbi Sb, Programme Number 8
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class (NEW)
19.35 German Service
20.35 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 18 (Rabwah)
21.00 Q/A Session with Hazur Rec: 13.12.97
22.20 Children's Class. (New)
23.25 Learning Danish, No. 4

Sunday 23rd August 1998
29 Rabi-ul-Sani

00.05 Tilawat, Darsul Hadith, News
00.50 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Part 18 (Rabwah)
01.10 Liqa Ma'al Arab (R)
02.20 Canadian Horizons: Host Naseem Mehdi Sahib
02.55 Urdu Class: (R)
04.00 Learning Danish - Lesson 4
04.50 Children's Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, News.
06.50 Children's Corner: Quran -e-Karim Quiz, Pt 18 (Rabwah)
07.10 Friday Sermon by Huzoor Rec : 21.08.98 (London)
08.20 Q/A Session with Huzoor : Rec 13.12.97, Mahmood Hall
09.45 Liqa Ma'al Arab - With Hazur
10.50 Urdu Class (New) With Hazur
12.00 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese, Lesson No. 92
13.10 Indonesian Hour: Hadith & Sinar Islam and More........
14.05 Bengali Service: A discussion on death of Isa and more..............
15.05 Mulaqat with Huzoor With English speaking guests
16.10 Liqa Ma'al Arab (New) with Hadhrat Khalifatul Masiv IV
17.15 Albanian Programme
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.30 Urdu Class: With Hazur
19.35 German Service
20.40 Children's Corner: Children's Workshop Pt 11-Lajna Rabwah
21.00 MTA Variety - Waqfeen-e-Nau Islamabad
21.20 Dars-Ul-Quran: No. 2 with Huzoor. Rec: 02.01.98
22.35 MTA Variety: Hua Main teray fazlon ka munadi
23.10 Learning Chinese, Lesson No. 92
23.40 Documentary : Qeela Deawar By:Fareed Naveed Ahmad Sahib

Monday 24th August 1998
1 Jama-dil-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.45 Children's Corner: Children's Workshop, No. 12
01.15 Liqaa Ma'al Arab(R) with Hazur
02.20 MTA USA: "Musleh Maud Day"
03.15 Urdu Class: (New) With Hazur
04.20 Learning Chinese, Lesson No. 92
04.55 Mulaqat with Huzoor of English speaking guests.
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Workshop No 12
07.15 Dars-ul-Quran: No. 2 By Huzoor. Rec. 02.01.98
08.30 MTA Variety: Speech by Hameedulah Sahib
09.00 Liqaa Ma'al Arab With Hazur
10.10 Urdu Class (R) With Hazur
11.20 MTA Sports: By Nafees Ahmad
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian - Lesson 70
13.05 Indonesian Hour: Darsul Hadith & Darsul Quran.........
14.00 Bengali Programme: Islamic Nazms & more...................
14.00 Homeopathy Class with Huzoor, Class No. 155
16.05 Liqa Ma'al Arab: With Hazur
17.10 Turkish Programme: Medyadan Secmeler
18.05 Tilawat, Dars Hadith
18.30 Urdu Class With Hazur
19.35 German Service
20.35 Children's Corner with Hazur
21.10 Rohani Khazaine
22.00 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 155 (R)
23.05 Learning Norwegian, No. 70
23.35 MTA Variety: Speech by Maulana Sultan Mahmood Anwar Sb "Truth of Bai'at"

Tuesday 25th August 1998
2 Jama-dil-Awal

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.20 Liqaa Ma'al Arab With Hazur
02.25 MTA Sports: by Nafseer Ahmad
02.55 Urdu Class: (R) With Hazur
04.00 Learning Norwegian - No. 70
04.30 MTA Variety - Interview Layaqat Ali Sahib
04.50 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 155
06.00 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, (R)
07.15 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 21.02.97
08.20 Islamic Teachings Part 1
09.00 Liqaa Ma'al Arab With Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.05 Urdu Class - (R) with Hadhrat Khalifatul Masih IV
11.15 Medical Matters: Host: Dr. Aliya Ismat
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French:Lesson No.1(R)
13.05 Indonesian Hour: Friday Sermon of Huzoor
14.10 Bengali Service: A Glimpse from Serratun Nabi (SAW) & More...
15.10 Tarjumatul Quran Class with Hazur (New)
16.20 Liqa Ma'al Arab (R) with Hadhrat Khalifatul Masih IV
17.25 Norwegian Programme: Part 2 Philosophy of Teachings of Islam
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class With Hazur (R)
19.35 German Service
20.40 Children's Corner : Yassarnal Quran Class No. 12
21.00 Children's Corner : Waqfeen-e-Nau Programme, Rawalpindi
21.20 Around The Globe - Hamari Kaenat No. 137
22.00 Tarjumatul Quran Class with Hazur
23.05 Learning French Lesson No.1(R)

Wednesday 26th August 1998
3 Jama-dil-Awal

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner : Yassarnal Quran Class Lesson No. 12
01.05 Liqaa Ma'al Arab With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
02.25 Medical Matters Part 2: Host Dr. Aliya Ismat Sahiba
02.30 MTA Variety-Waqfeen-e-nau(R)
03.00 Urdu Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
04.05 Learning French:Lesson No.1(R)
04.50 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Yassarnal Quran Class No. 12
07.05 Swahili Programme: Host: Abdul Basit Shahid-"JEHAD" Part 1
08.00 Around The Globe -Hamari Kaenat No. 137
08.25 M.T.A Variety: Speech By Abdul Sami Khan
09.00 Liqaa Ma'al Arab, With Hazur
10.10 Urdu Class With Hazur (R)
11.15 MTA Variety: by Masood Ahmad Khan Delvi Sahib: Urdu Adab ka Ahmadiyya Dabistan
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning German Lesson No. 2
13.05 Indonesian Hour
14.00 Bengali Service: Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec 27.02.98
15.05 Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.10 Liqa Ma'al Arab, With Hazur
17.20 French Childrens Programme No. 8
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class With Hazur
19.35 German Service
20.35 Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
21.10 MTA Entertainment :Abaidullah Aleem kee yad main aik Takreeb Part 2
21.55 Tarjumatul Quran class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00 Learning German, Lesson No. 2
23.21 MTA Variety : Speech by Malik Manavar A. Javaid Sahib

Thursday 27th August 1998
4 Jama-dil-Awal

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R)
01.20 Liqa Ma'al Arab: with Hazur
02.25 Canadian Desk: Tech Talk, No. 16
03.00 Urdu Class: With Hazur
04.05 Learning German, Lesson No. 2
04.45 Tarjumatul Quran Class with Huzoor (New)
06.05 Tilawat, Dars Hadith, News
06.40 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor (R)
07.10 Sindhi Programme: Friday Sermon with Huzoor
08.15 MTA Entertainment: Part 2 Abaidullah Aleem kee yaad mein aik takreeb (R)
09.05 Liqa Ma'al Arab With Hazur
10.10 Urdu Class, With Hazur
11.15 Quiz - History of Ahmadiyyat Part No. 55
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Arabic Lesson No. 6
12.50 Indonesian Hour: Hadith and Kindung H. Suhadi & more....
13.55 Bengali Service: Q/A With Hazur Pt 2, Rec: 14.09.95
15.00 Homoeopathy Class with Hazur Session 156
16.10 Liqa Ma'al Arab With Hazur
17.15 Swedish Program: Documentary Film about Rabbits
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.35 Urdu Class, With Hazur
19.40 German Service
20.40 Children's Corner: Yassarnal Quran: Lesson No. 13
21.00 From The Archives: Speech by Ch. Mohammad Zafarullah Khan Sahib J/S 1965 Rabwah
21.55 Homoeopathy Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV Session No. 156
23.00 Learning Languages: Learning Arabic , No. 6
23.15 MTA Variety: Jamia Ahmadiyya Annual speech Competition with prize distributions

....

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, August 21, 1998 No. 34

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

رکھی جاتی ہے اور جلسہ کے تمام افسران اکٹھے بیٹھتے ہیں اور اس جلسہ میں جو جو خرابیاں پیدا ہوئیں ان کو سرخ کتاب میں درج کیا جاتا ہے اور وہ سرخ کتاب آئندہ جلسوں کے لئے راہنما بنتی چلی جاتی ہے اور تمام شامل لوگوں کے علاوہ آئندہ منتظمین کے بھی کام آتی چلی جاتی ہے۔ اور وہ پہلے سے ذہن نشین کر لیتے ہیں کہ یہ غلطیاں آئندہ نہیں کرنی۔ حضور نے ایم ٹی اے کی ٹرانسمیشن میں خرابیوں کے حوالے سے انہیں اپنی ایک ایسی سرخ کتاب تیار کرنے کی تاکید فرمائی اور اس بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح دنیا میں جہاں جہاں احمدی جلسے ہوتے ہیں ہر ایک کے لئے ایسی سرخ کتاب ان کی ضرورت ہے اور اس بات کی نگرانی مرکز کی طرف سے کی جائے گی کہ یہ کتاب رکھی جارہی ہے اور گزشتہ یادداشتوں کے ضمن میں اندراجات ہورہے ہیں۔ تمام امور کے اندراجات ہوکر نئے احمدیوں کے سپرد یہ کتاب ہو جانی چاہئے۔ اور انہیں بتایا جائے کہ اس کی حفاظت آپ کا فرض ہے۔

حضور انور نے اسی تعلق میں تمام ذیلی مجالس کو نصیحت فرمائی کہ وہ بھی جائزہ لیں کہ ان کی کیا کیا خرابیاں تھیں۔ سرخ کتاب میں ہر قسم کے اقدامات درج ہوں کہ کیا خرابیاں تھیں اور کیا اصلاحی اقدامات کئے گئے۔ ہر منتظم وہ سب ہدایات جو سرخ کتاب میں درج ہوں انہیں پڑھ کر دستخط کرے گا کہ میں نے یہ ساری باتیں سمجھ لی ہیں اور پھر وہ اپنے ماتحتوں کو بھی سب کو بتائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے نظام کو مکمل کرنے کے لئے اور آئندہ حسین سے حسین تر بنانے کے لئے اس سرخ کتاب کو رواج دینا اور اس تفصیل سے رواج دینا جس تفصیل سے میں نے بیان کیا ہے نہایت ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تعلیم کے نتیجہ میں مجھے یہ توفیق ملی ہے کہ میں اس طرف آپ کو متوجہ کروں۔ اس سے آپ کی زندگی کی بہت بڑی مشکلات آسان ہو سکتی ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم خطرات سے بچ سکتے ہیں۔

حضور انور نے تمام مبلغین کو جو اپنے اپنے ملک میں سربراہ ہیں ہدایات دیں کہ اپنے ملک میں ہونے والے اہم واقعات پر بھی ایک کتاب تیار کریں۔ ان میں جو دنیاوی واقعات ہیں جن کے نتیجہ میں حادثات پیش آئے وہ بھی درج کریں۔ اس ضمن میں حضور نے تفصیل سے مثال دے کر اس بات کی وضاحت کی اور بتایا کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے بروقت تدبیر کے نتیجہ میں احمدیوں کو بعض ملکی فسادات میں بھی کم سے کم نقصان پہنچا جبکہ دوسرے وسیع پیمانے پر ان سے متاثر ہوئے۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایک نگران ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے کہ باریک باتوں پر نظر رکھے اور باریک باتوں پر نظر رکھنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بڑے بڑے نقصانات سے بچالیتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر جگہ مختلف خرابیاں ہوتی رہتی ہیں ان کی پیش بندی کے لئے تمام انتظامات پہلے سے کرنے ضروری ہیں۔ بہت سے امور میں تفصیلی ہدایات کا طے ہونا ہی ضروری نہیں بلکہ وقت پر انہیں پہنچا دینا بھی ضروری ہے۔ اور ان تمام باتوں کو بھی اپنی سرخ کتاب میں درج کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یاد رکھیں جتنے مرضی فسادات ہو جائیں ان کی موجودگی میں ہم نے لازماً آگے بڑھنا ہے۔ فسادات اگر ہوں تو تبلیغ کا کام کسی قیمت پر رکنا نہیں چاہئے۔ فسادات کے احتمالات کو سامنے رکھ کر جماعت کو تبلیغی منصوبہ بنانا چاہئے۔ پچاس لاکھ پر ہمارا قدم رکنا نہیں ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں اور پوری طرح منصوبے بنا کر جماعت کے سربراہوں سے گفتگو کر چکا ہوں کہ ہرگز بعید نہیں کہ اگلی دفعہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک کروڑ ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم ایک کروڑ ہونگے تو اگلے سال کے دو کروڑ کو نہ بھولیں۔ اس طرح اگر ہم آگے بڑھیں تو چند سالوں میں تمام دنیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ہوگی۔ یہ منصوبہ محض خوش فہمی پر مبنی نہیں۔ جب ہم حکمت سے منصوبہ بناتے ہیں، صبر سے اس کی پیروی کرتے ہیں اور دعا سے اللہ سے مدد چاہتے ہیں تو یہ منصوبہ پھر اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں میں آجاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ آئندہ آنے والی امیدیں دنیا کی نظر میں شیخ چلی کی خوابیں ہونگی مگر میری خوابیں قرآن پر مبنی ہیں، اللہ کے ارشادات پر مبنی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں خطبہ میں یہ باتیں اس لئے بیان کر رہا ہوں کہ جماعت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے افسروں کو یہ باتیں بھولنے نہ دیں۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں حالات سنگین ہو رہے ہیں اور خطرہ درپیش ہے کہ تیزی سے اور سنگین ہو جائیں مگر ایک بات یاد رکھیں کہ حالات سنگین ہو بھی ہو جائیں تو تبدیل ہوتے ہوئے حالات کا آخری نتیجہ جماعت احمدیہ کے حق میں ہوگا اور اللہ کے فضل سے اس کا آخری نتیجہ ملّاں کے خلاف ہوگا اور میں بھاری امید رکھتا ہوں کہ ملّاں اپنی فتح کے تصور کے ساتھ اگلی صدی کا مونہہ نہیں دیکھے گا۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان کے عوام الناس کے علاوہ اپنے رہنماؤں کی تربیت کی بھی کوشش کریں کہ وہ سیدھے رستہ پر آجائیں۔ پاکستان کے سربراہوں اور عوام الناس کی فطرت کو جھنجھوڑیں۔ اگر وہ فطرت جاگ گئی تو قوم جاگے گی۔ اگر یہ سو گئی تو قوم ہمیشہ کی نیند سو سکتی ہے۔ حضور نے آخر پر فرمایا کہ جن آیات کی تلاوت خطبہ کے آغاز میں کی تھی ان کا مضمون انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں پیش کیا جائے گا۔

☆......☆......☆......☆......☆

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر ۴

تو ہے مگر اس شربت سے کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں ان کی فکر ہے مگر ان فکروں کی وجہ سے شربت پینا نہیں چھوڑنا۔ جس تیزی کے ساتھ آپ پھیل سکتے ہیں پھیلتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی خود آپ کو توفیق عطا فرمادے گا۔

آپؑ فرماتے ہیں، "آج صبح کے وقت مجھ کو یہ الہام ہوا:

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

(مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمن صاحب مورخہ ۲۱ر دسمبر ۱۸۹۸ء

مکتوبات احمدیہ پنجم حصہ اول صفحہ ۲۳)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس اس الہام کے پیش نظر میں امید رکھتا ہوں کہ بارگاہ الٰہی ہمارا ٹوٹا کام بنا دے گی۔ جتنے جماعت کے کام ہمیں ٹوٹے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں اللہ اپنے فضل کے ساتھ انہیں جوڑ دے گا۔ اور وہ جو سمجھ رہے ہیں کہ ہمارا بنا بنایا کام ہے اس کو ایسا توڑے گا کہ کوئی اس کا بھید نہیں پا سکے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میں امام الزمان ہوں۔ اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے ایک تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے"۔ کتنا پرشوکت کلام ہے۔ پھر فرمایا، "اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہوگا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا۔ دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا"۔ (ضرورۃ الامام)

حضور نے فرمایا اس کے بعد میں اس افتتاحی خطاب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت پر ختم کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آپہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے"۔ حضور نے فرمایا بکثرت ایسے احمدی احباب ہیں جن کی دسترس میں یہ آسمانی پانی ہے لیکن ابھی پینا باقی ہے۔ جب وہ پی لیں گے تو ان کے سینے سے وہ لکھوکھہا چشمے پھوٹ پڑیں گے جو تمام دنیا کی سیرابی کا موجب بنیں گے۔ فرمایا، "پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا"۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس اگر آپ چاہتے ہیں کہ خدا آپ کو توفیق عطا فرمائے کہ اس چشمے سے پانی پئیں اور سیراب ہوں اور دنیا کو سیراب کریں تو دعاؤں کے ساتھ عملاً بھی وہ پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کریں۔ ہمہ وقت اس بات پر نظر رہے کہ کیا ہم خدا کا حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور اس حق کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ اس کی مخلوق کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ "اپنے خدا کو وحدہ لاشریك سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اشهد ان لا اله الا الله یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے"۔

(الحکم جلد ٦ نمبر ١٨ صفحہ ٦،٥ پرچہ ١٧ر مئی ١٩٠٢ء)

تمام دنیا کو لا اله الا الله کے نعروں سے بھر دو۔ ایسے نعرے جو فلک شگاف بھی ہوں اور لوگوں کے دلوں میں بھی خدا کی خاطر وہ شگاف پیدا کر دیں جن میں خود خدا اتر آیا ہو۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ابدالآباد کی زندگی پائیں گے۔ کوئی دنیا میں نہیں ہے جو آپ کو ہلاک کر سکے۔ اس کے بعد حضور نے افتتاحی دعا کرائی جس میں تمام حاضرین بھی شامل ہوئے۔ حضور کے خطاب کے آخری حصہ کے دوران موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ دعا کے اختتام پر حضور نے فرمایا کہ "یہ موسلا دھار بارش جس کا آپ شور سن رہے ہیں، میں اسے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نشان کے طور پر دیکھ رہا ہوں۔ جن فضلوں کا میں نے ذکر کیا ہے آپ دیکھیں گے کہ اسی طرح موسلا دھار فضل آسمان سے اترے ہیں۔ کوئی بھی شامیانہ ان کو روک نہیں سکے گا۔ تمام دنیا میں احمدیت کو یہ فضل سیراب کرنے والے ہیں اور آپ یقین رکھیں جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ ہم عنقریب اللہ کے فضل کے ساتھ ان فضلوں کو اترتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے اگرچہ پہلے بھی دیکھ چکے ہیں مگر اب جو دیکھیں گے وہ دیکھنا اور ہوگا"۔ ☆......☆......☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔